دلائلِ ساطعہ

قاطعۂ

براہینِ قاطعہ

از

جامع معقول و منقول برہان الاذکیا ناصر الاسلام

مولانا محمد شفیع صاحب ناؔصر رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

حسب ارشاد

حضرت قدوۃ اسالکین زبدۃ العارفین عم محترم حضرت حافظ

صابر علی چشتی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

دلائل ساطعہ قاطعہ براہین قاطعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طوطی شاخ سدرہ ہین بوستان ما — بشنو سرود خامۂ رنگین بیان ما

حمد خدا و نعت نبی مدح آل پاک — گل کردہ ست بہار ز یک گلستان ما

ای زاغ شوم دور ازین نوبہار دو — وای بوم الحذر ز سہام و سنان ما

الحمد للہ السمیع العلیم والصلوۃ والسلام علی نبیہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ الذین بذلوا جہدہم فی تشیید دینہ القویم - اما بعد کہتا ہے بندہ محمد شفیع صانہ اللہ عن شر کل خصیم شنیع کہ سال گذشتہ مین جو ایک کتاب مستطاب منبع دلائل قاطعہ و منہل حجج ساطعہ یعنی الانوار الساطعہ فی بیان المیلاد والفاتحہ مطبع دار العلوم مین مطبوع ہوئی تہی مبصران صحیح البصیرت تمام یہان سے وہان تک اوسکی تجلی انوار سے فیضیاب ہوے مگر شپرہ کور باطن شدت برق ریزی لمعان سے بیتاب ہوے جو لوگ کبیدہ خاطر تہے غبارات دلی نکالنے لگے اچہے روشن چمکتے چاند پر خاک ڈالنے لگے کچہہ عرصہ نگذرا کہ آسمان کا تہوکا منہہ پر آنے لگا اور مضمون اللعنۃ ترجع الی اہلہا جلوہ دکہانے لگا یعنی مولوی محمد حسین فقیر نے جو ایک چوورقہ مسمٰے ضربت حسان کہ فی الواقع اوس کو ناموزون مضمون کو ضرطۃ الشیطان کہنا بجا ہے چہاپا تہا اوس کا رد اہل سنت کی طرف سے تائید مولد السلطان والبشیر فی تردید ضربۃ الحسان والفقیر چہپکر جابجا شہرۂ آفاق ہوا۔ تلوار اور برچہی کی طرح جراحت ریز قلوب اہل نفاق ہوا پہر منکرین نے جہال کے پہنسانے کو دو جال اور لگائے یعنی دو رسالے آفت کی پرکالے بنام نہاد رد انوار ساطعہ چہپوائے ایک براہین قاطعہ مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری کا دوسرا تحقیق الحق حاجی علاء الدین صاحب رامپوری کا اور مضمون دونون کے وہی ہین جو کلمۃ الحق اور غایۃ الکلام اور امداد المسلمین مین سابقا ان کے پیشوا لکہہ چکے ہین وہ اہل خرمن ہین یہہ خوشہ چین وہ اُن کے مجتہد ہین یہہ تابعین الحاصل مین نے چاہا کہ دین حق کی مدد کرون ان اقاویل اباطیل کو رد کرون مناسب یہہ معلوم ہوا کہ اِن دونون مین جو رسالہ اول چہپا ہے

اوّل جواب لکھنا اوسیکا ادنیٰ ہے ؎ جسکا سر اوّل اُٹھا اوّل وہی سر ہو قلم ٭ پچھلوں پہ پیچھے چلیگا خامہ چون تیغ
دو دم ٭ معلوم ہوا کہ براہین قاطعہ اوّل چھپا تھا اسیلئے بندہ نے اوس کے رد مین یہہ رسالہ **دلائل ساطعہ قاطعہ براہین**
قاطعہ لکھا کہ معاندین راہ کجروی سے باز آئین اور نادان لوگ گرتے گرتے سنبھل جائین **قولہ** صہ۱ سطر فصلی اللہ
علیہ وعلی اصحابہ اجمعین **اقول** مولّف براہین نے فتوی انکاری مطبوعہ مطبع ہاشمی میرٹھ مین جو عبارت لکھی تھی اوس مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آیا تھا اوس پر مولّف نے لفظ درود یعنی صلی اللہ علیہ وسلم نہین لکھا تھا الغرض اس بات پر
صاحب انوار ساطعہ نے خوب دھمکایا تھا کہ اتباع سنّت کا دعویٰ اسقدر اور صاحب سنّت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھی ندارد
اس دھمکی کا اثر اسقدر تو ظاہر ہوا کہ اس کتاب براہین مین درود لکھا لیکن پھر بھی اناڑی آدمی کو کہانتک سکھائیے بوڑھے
طوطے کو کیونکر پڑھائے درود تو براہین مین لکھا لیکن اسطرح کہ "فصلی اللہ علیہ وعلی اصحابہ اجمعین"۔ لفظ آل بالکل قلم
سے ساقط کردیا معاذ اللہ معلوم نہین کہ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا دشمنی ہے حالانکہ سب بزرگون سے
یہی تعلیم چلی آتی ہے صلوا علیہ وآلہ اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ نے جب دریافت کیا کہ ہم درود کسطرح
پڑھین بسند صحیح طور پر روایت ہی کہ آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ یہہ پڑھا کرو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔ اب دیکھیئے وہ آل
کہ جن پر صحابہ درود بھیجتے تھے اور اس لفظ آل کو باعث تعلیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نچھوڑتے تھے اس مدعی سنت نے
چھوڑا اور محبت آل سے منھ موڑا۔ پھر دیکھیئے صفحہ ۲ براہین مین اپنی علمیت عوام مین ظاہر کرنے کو لکھتے ہین "اگرچہ عاجز کو بوجہ
درس وتدریس فرصت نہ تھی" اس فقرہ سے یہہ ظاہر کیا کہ حضرت درس وتدریس مین نہایت مصروف ہین کہ دوسرے کام کی مُہلت
نہین ملتی بھلا خیال کرو کہ اگر آپ درس وتدریس کرتے ہوتے کتابون مین نظر نہ پڑتا کہ سب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھتے ہین
اور یہہ نہین کرتے کہ لفظ آل کو بالکل چھوڑ کر یہہ لکھدین صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم۔ اور کتاب انوار ساطعہ مین جو آپکو
تنبیہہ درود شریف کی کی گئی تھی اوس مین بھی جس کا جی چاہے دیکھ لے یہہ لفظ لکھا ہوا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوسکو دیکھکر بھی آنکھین نہ کھُلین سچ ہے ؎ گلیم بخت کسی راکہ بافتند سیاہ ٭ باب زمزم وکوثر سفید نتوان کرد ٭
الحق ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور۔ اس حقیقت پر صفحہ ۱۳ براہین مین اتباع سنّت کا بڑا دعویٰ ظاہر کیا کہ بلاشک ہمکو
اتباع سنت کا دعویٰ ہے اب دیکھیئے یہہ آپ کا اتباع سنت ہی کہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلیم فرمایا ہوا لفظ جو نہایت
درجہ کو جامع تھا اور از روی لغت آپکی نسل کو الی یوم القیامۃ اور جمیع صلحا کو شامل تھا اوسکو چھوڑ کر فقط صحابہ کا لفظ کہا

کہ جو ایک جماعت مخصوص کو شامل ہے الحق ~~ ہر کہ گردن بدعویٰ افرازد ❊ خویشتن را بگردن اندازد قولہ صفحہ ۲ سطر ۱۸ بدعت کی تفسیر مین علماء کی مختلف عبارتین وارد ہوئی ہین اونکا بیان کرنا موجب طوالت ہے لیکن محقق اور موافق حدیث کے یہہ معنی ہین کہ جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا اور قرون ثلٰثہ مین بلا نکیر اوسپر عمل درآمد ہوا ہو قول مولّف کے بیان سے چار زمانون کا ثبوت ہوا ایک تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ اور تین زمانے قرون ثلٰثہ کے یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اس معنی کو مولّف موافق حدیث کے بیان کرتا ہے اس معنی سے صاف ثابت ہے کہ اگر کوئی بات خاصکر زمانہ تبع تابعین مین بلا نکیر جاری ہو جائیگی تو وہ سنت ہوگی بدعت کہنا اوس کا درست نہین پھر صفحہ ۷ سطر ۸ مین آپ فرماتے ہین مولٰنا محمد اسمٰعیل صاحب ایضاح الحق مین جو کہ خاص بدعت کی تحقیق مین تالیف کی گئی ہے فرماتے ہین "مراد از زمان سابق در ما نحن فیہ زمان برکت نشان جناب سیّد المرسلین و زمان خلفاء الراشدین و صحابہ معظمین و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین ست پس محدث ہمان چیز است کہ دران ازمنہ متبرکہ نہ خود ش بوجود آمدہ باشد و نہ نظیر آن انتہیٰ"۔ اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ تبع تابعین ان کے نزدیک اس باب مین معتبر نہین ہے۔ تمام ہوا کلام مولّف براہین کا۔ مین کہتا ہون بڑی حیرت کا مقام ہے آپ ہی صفحہ ۲ مین قرون ثلٰثہ کو اس امر مین معتبر رکھنا موافق حدیث کے بیان کیا تھا پھر اوسی منہہ سے یہان آکر قرون ثلٰثہ سے ایک قرن یعنی تبع تابعین کو ساقط کیا اب دو بات سے خالی نہین یا تو مولوی اسمٰعیل صاحب کو یہہ شخص مخالف حدیث سمجھتا ہے تو اس صورت مین چاہیئے تھا اونکا قول نقل کرنے کے بعد رد کرتا حق کو چھپا کر گونگا شیطان بننا بڑی گمراہی ہے اور یا یہہ بات ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کی قول کو باطل نہین سمجھا تو صفحہ ۲ مین کیون چارون زمانون کو معتبر رکھا اور یہہ لکھا کہ یہہ موافق حدیث ہے۔ حیف ان لوگون کی حدیثین لڑکون کا کھیل ہین ایک صفحہ مین حدیث کا مضمون کچھہ ہوتا ہے اور دوسرے مین کچھہ اب اس سے بڑھکر اور سنیئے کہ یہان تو تابعین بھی معتبر ہین آگے چلکر صفحہ ۷ سطر ۲۱ مین بدعت کے معنی لکھتے ہین وہ یہہ کہ "بعد صحابہ کے دین مین زیادتی یا کمی کیجاوے اور اوسپر شارع کی طرف سے اذن نہوا الی آخرہ"۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صحابہ تک کسی شئی کا مضائقہ نہین بعد صحابہ کے جو ہو وہ بدعت ہے پس تابعین کی زیادتی یا کمی بدعت ٹھیری اور وہ اس امر مین اعتبار سے ساقط ہوئی اور نیز صفحہ ۲۳ براہین مین لکھا جو امر کہ سنت نبوی اور طریقہ صحابہ کرام سے ثابت ہو وہ حق ہے اور جو نہ ثابت ہو وہ باطل ہے انتہیٰ بکلامہ۔ دیکھئے اس تقریر سے یہہ ثابت

ہوگیا کہ اگر کوئی آدمی تابعین یا تبع تابعین یا مجتہدین کی سند دینے لگے تو وہ باطل ہے کیونکہ مولّف لکھتا ہے جو امر صحابہ سے نہ ثابت ہو وہ باطل ہے اب فرمائیے ایسے شخص کی گفتگو کا کیا ٹھکانا جو گھڑی گھڑی خو کردہ بھولتا ہے پھر صفحہ ۴ سطر ۲ مین آپ ایسی گفتگو فرماتے ہین جس سے صحابہ بھی بے اعتبار ٹھیرے جاتے ہین آپ لکھتے ہین :- ”صحابہ کرام کا یہہ حال تھا کہ جو فعل حضرت سے پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا اوسکو بدل و جان قبول کرتے تھے اور جو ثابت نہوتا اوس سے اعراض کرتے تھے“ انتہی کلامہ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ فقط حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا قول و فعل قابل تسلیم ہے صحابہ ہرگز کسی قول و فعل غیر ثابت مین مجاز دخل دینے کے نہین اگر مجاز ہوتے تو جو چیز آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے ثبوت نہوتی اُس مین وہ بے تامّل دخل دیتے اور اونکی کمی زیادتی کرنی بدعت نہوتی ۔ اور صفحہ ۲۸ مین لکھا کہ فرشتے حوض کوثر سے چند آدمیون کو دھکّے دینگے آپ اوسوقت پکارینگے کہ یہہ میرے اصحاب ہین ۔ وہان سے آواز ہوگی کہ تجھکو معلوم نہین ہے کہ اُنھون نے تیرے بعد کیا کیا بدعتین جاری کین انتہی کلامہ مولف کی اس حدیث نقل کرنے سے معلوم ہوا کہ اصحاب بھی بدعتی ہونگے نعوذ باللہ اور اونکو دھکّے دیئے جائینگے ۔ پس اونکی بھی زیادتی کمی کرنی دین مین ہرگز معتبر نہین سبحان اللہ کیا کیا تحقیقات ہین پھر صفحہ آٹھ۸ اور صفحہ نو۹ مین مغز زنی بیفائدہ کرکے دو صفحے ناحق سیاہ کیئے اور تینون قرون کی باتون رواج دی ہوئی کو مسلّم رکھا پھر صفحہ ۱۰ سطر ۱۲ مین لکھا ”لیکن مُراد بدعت سے حدیث مین مخالفت سنّت کی ہے یعنی جو خصلت نئی نکالی جاوے اور رسول اللہ نے اوسکو نفرمایا ہو وہ سنّت کی مخالف ہے اور سنّت کی مخالفت گمراہی ہے“ انتہٰی ۔ اِس کلام سے قرون ثلٰثہ کیا صحابہ بھی غیر معتبر ٹھہرتے ہین ورنہ یون کہتے کہ جس خصلت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرون ثلٰثہ نے نفرمایا ہو وہ بدعت ہے اور پھر مولف نے قرون ثلٰثہ کی کوئی حد مقرّر نفرمائی صفحہ ۲۰ سطر ۱۵ مین لکھا ہے انقضاء القرون الثلٰثۃ وہی تسعون سنۃ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ نوّے برس مین قرون ثلٰثہ گذر چکے اور صفحہ آٹھ سطر چھ مین یہہ مضمون قائم کیا کہ احادیث کثرت سے اسپر شاہد ہین کہ قرون ثلٰثہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورہ تک ختم ہوگئی ہر دورہ بارہ برس کا معلوم ہوا کہ چھتیس برس مین تینون قرون تمام ہوگئے تو چاہیئے بعد حضرت عثمانؓ کے اور صحابہ تو کیا خاص حضرت علیؓ سے بھی کوئی بات جدید ثابت ہو وہ کذب مین داخل ہو باعتقاد مولّف معاذ اللہ ۔ کیونکہ تین قرون کے بعد ارشاد ہو چکا ہے ثم یفشوا الکذب اب ارباب فہم و فراست نظر تدقیق سے غور فرماوین کہ مولّف نے ایک بدعت کے بیان مین کیا کیا رنگ بدلے ہین

Scanned by CamScanner

اللہ رے بدحواسی کثرتِ درس وتدریس کا اظہار اور چار ورقون مین ہوش بگڑ گئے دم اوکھڑ گئے نہ آگے کی خبر نہ پیچھے کا ہوش بل بے سوداویت کا جوش پھر اس حوصلہ پر انوار ساطعہ کا جواب چھوٹا منھہ بڑی بات - ایک ہندوستان کے مشہور شاعر کا شعر یاد آگیا نوکر نذر قلم ہوتا ہے ؎ خیالِ خام تو دیکھو کہ کلچڑی گنجی ٭ حضورِ بلبل بستان کرے نوا سنجی ٭ قولہ صفحہ ۲ سطر ۲۱ - اپنے برادران اہلِ تقلید پر خوب طعن کیا ہے اقول اس کم فہمی اور بلادت کا کیا ٹھکانا ہے موٓلف انوار ساطعہ نے صفحہ ۱۲ انوار مین اپنے بھائیون دیوبند کی نسبت لفظ شکایت رقم کیا ہی جلی قلم سے اور شکایت وہ ہوتی ہے جو دوستون مین باہم کیجاوے شکایت کی معنے مین بوی اتحاد و محبت ہے اور طعن کے معنے مین اشتعال خصومت ہے موٓلف براہین کو اتنی بھی تمیز نہین کہ لفظ شکایت اور طعن مین فرق کرے پھر اپنی علمیت اور کثرت درس وتدریس صفحہ ۲ مین ظاہر کرتا ہے بھلا درس وتدریس کرنیوالے ایسے ہوتے ہین کہ شکایت اور طعن مین بھی تمیز نکرین لاحول ولاقوۃ الا باللہ - اب اصل حال سنیئے مولف انوار ساطعہ کا منشا یہہ تھا کہ اپنے بھائیون یعنی اصحاب دیوبند سے یہہ شکایت کی تہی کہ تمنے غیر مقلدون کی تحریر پر جو محض نا جنس ہین کیون مہر لگا دی تم مذاہب اربعہ سے ایک مذہب خاص کی تقلید کو واجب کہتے ہو حالانکہ اوسپر اجماع چوتھی صدی سے کے بعد ہوا یعنی قرون ثلثہ سے بہت بعد پھر مناسب تمکو یہہ ہے کہ مولد شریف فقط اس دلیل سے کہ وہ قرون ثلثہ کے بعد ہوا ضلالت اور سیئہ نہ ٹھیراؤ ورنہ تمپر مشکل ہوگی دیکھیئے خلاصہ مضمون شکایت یہہ تھا آپ فرماتے ہین کہ اپنے برادران اہل تقلید پر خوب طعن کیا ہے پھر سطر چوبیس ۲۴ مین آپ اس طعن سے خوش ہوکر مخاصمت باہمی بڑھائی کی لیئے فرماتے ہین کہ موٓلف کو ہزار آفرین انتہی کلامہ ہم ایسے مضامین پر موٓلف براہین کو کہتے ہین کہ تمھاری سمجھ پر ہزار نفرین تنبیہ معتبر ثقات سے مسموع ہوا کہ جناب مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے شاگرد رشید مولوی تلطف حسین صاحب نے طرز بیان انوار ساطعہ کو دیکھکر اپنی جماعت غیر مقلدین کو فرما دیا تھا کہ کوئی آدمی ہم مین اس کے جواب کا خیال نکرے مگر مولوی عبد الجبار کو تجبر اور تبختر اور عجب نے نچھوڑا کہ اونکی نصیحت پر کاربند ہوتے اور یہہ سمجھا کہ ؎ کرکے رد انوار کو پچھتائیگا ٭ منھہ کے بل ظلمت مین ٹھوکر کھائیگا قولہ صفحہ ۲ سطر ۲۰ - اب یہانپر چند احادیث جو کہ اس مضمون پر شاہد ہین ذکر کرتا ہون منصف کی اس سے بخوبی اطمینان ہو جاویگی اقول - موٓلف براہین نے بدعت کا یہہ مضمون کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہو اور قرون ثلثہ مین بلا نکیر اوسپر عملدرآمد نہو بیان کرکے اس مضمون

پر شاہد تین حدیثین گذارین ایک علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین دوسری من احدث فی امرنا ہذا تیسری
جو کوئی بیزار رہا میری سنت سے پس نہین ہے مجھسے ان تینون حدیثون کو جسکا دل چاہے پورا پورا پڑھے اور خیال
کرے کہ اس مین قرون ثلثہ کا لفظ کہان ہے خلفاء الراشدین کا ذکر تو آیا اور باقی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کسی کا بھی ذکر
نہین ہے ان لوگون کے غبی واللہ الخصام ہونے پر کمال افسوس آتا ہے دعوی کچھہ دلیل کچھہ شہادت کچھہ مشہود علیہ
کچھہ پھر اس خوبی پر فرماتے ہین منصف کی اس سے بخوبی اطمینان ہو جاویگی **قولہ** صفحہ ۹ سطرہ ۔ تقی الدین ابن دقیق
العید احکام الاحکام مین لکھتے ہین **اقول** سبحان اللہ کیسی کیسی کتابون اور عالمون کی سند دیجاتی ہے
کتاب کا نام احکام الاحکام اور مصنف کا نام ابن دقیق العید ۔ ابن عربی مین بیٹا اور دقیق آٹا اور عید یہی عید الفطر
والاضحی پس معنے یہہ ہوئے کہ بیٹا عید کے آٹے کا ۔ بل بے اثر مجنون نجدی کے نقش قدم چاٹنے کا ۔ ماشاء اللہ
چشم بد دور یہہ تو مولف صاحب کے امام کا نام ہوا اب آگے دلیل سنئیے تین صحابہ سے سند پکڑی ایک عبد اللہ
ابن عمر کہ انہون نے نماز چاشت کو بدعت فرمایا اور ایک قسم کے قنوت کو جو اون کے وقت مین پڑہتے تھے بدعت
فرمایا اور دوسرے عبد اللہ بن مغفل کہ انہون نے بسم اللہ کے جہر کو بدعت کہا اور تیسرے عبد اللہ ابن مسعود کہ انہون نے
ایک قصہ گو کو جو لوگون کو کہا کرتا تھا قولوا کذا قولوا کذا یعنی ایسا کہو ایسا کہو معلوم نہین کیا کہلاتا تھا اوس کو
عبد اللہ ابن مسعود نے انکار کیا اور مولف نے جو یقول للناس قولوا کذا قولوا کذا کے معنے یہہ لکھے ہے کہ لوگون
کو طرح طرح کی دعائین اور وظیفہ بتاتا ہے ہرگز ان الفاظ کے معنے نہین واضح ہو کہ مولف براہین اور اوس کے
پیشواؤن نے جو یہہ دلیلین پیش کین تو مطلب یہہ کہ مولد شریف کو اس سے رد کیا جاوے بھلا یہہ کیا دلیل ہوئی
کہ عبد اللہ ابن عمر نے نماز چاشت کو بدعت کہا اے بھائی اگر انہون نے بدعت کہا تو بدعت مذمومہ اور ضلالہ
تو نہین کہا بلکہ بدعت حسنہ فرمایا ہے چنانچہ حضرت غوث الثقلین نے غنیۃ الطالبین مین اور نیز فتح الباری
شرح بخاری مین حضرت ابن عمر سے نماز چاشت کی نسبت یہہ لفظ روایت فرماتے ہین وانہا لمن احسن ما احدثوا
اور ایک روایت مین وانہا لمن احسن ما احدثہ الناس پھر مولد شریف اس روایت سے کس طرح رد ہووے اور قنوت
کو جو ابن عمر نے بدعت فرمایا وجہ اوسکی یہہ ہے کہ سوا وتر کے اور نماز فرض مین قنوت دائمی پڑھنا منسوخ ہو چکا تھا
حدیث صحیح اسپر شاہد ہے پھر ابن عمر اوسکو کیون منع نفرماتے حدیث منسوخ پہ عمل کرنا بالاتفاق حرام ہے پھر

مولد شریف کی کراہت اس دلیل سے کس طرح ثابت ہوا اور جہر بسم اللہ کا یہہ حال ہے کہ اگر خلفا اربعہ آہستہ پڑھتے
تھے تو مقابل مین حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ ابن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیر اور ان کے بعد بہت تابعین جہر سے
بسم اللہ کہتے تھے صحابہ مین اختلاف تھا یہہ کیا دلیل قطعی ہوئی واسطے منع مولد شریف کے اور عبداللہ ابن مسعود نے
جو قصہ گو کو منع کیا تو شاہ ولی اللہ قول جمیل مین واعظون کو فرماتے ہین کہ وعظ مین بیہودہ قصے نہ بیان کرین
صحابہ نکالدیا کرتے تھے قصہ گویون کو پس واہی قصہ کہنے والون کو نکالدینا اور بات ہے اور محفل مولد شریف
مین معجزات و مناقب کا پڑھنا اور بات ہے سبحان اللہ کیا کیا دلائل قائم کی ہین جن کا نہ سر ہے نہ پانو
قولہ صفحہ ۴ سطر ۲۲ - ایسے ہی نماز مین کوئی سورۃ قران کی خاص کرنے کو فقہا حنفیہ مکروہ لکھتے ہین **اقول**
مولف نے ایک یہہ روایت تعیین سورۃ کی لکھی ہے اس کے بعد یہہ لکھا کہ مسجد مین نماز کے واسطے جگہہ خاص کرنی مکروہ
ہے پھر یہہ حدیث کہ جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کے اور جمعہ کو ساتھ روزہ کے خاص مت کرو خیال کا مقام ہے
کہ اگر نماز مین صورت معین کرنا کسی وجہ سے مکروہ ہے تو خارج نماز معین کرنا کسی سورۃ کا مثل سورہ مزمل والحمد و
اخلاص وغیرہ بطریق اوراد و اعمال ہرگز اس عبارت سے مکروہ ثابت نہین ہوتا - روایت مین نماز کی قید ہے
پھر داخل نماز کے مسئلہ پر خارج نماز کو قیاس کرنا عقل سے خارج ہونا ہے اسی طرح اگر نماز کے لیے جگہہ معین کرنا
مکروہ ہے تو اور مصلحت کے لیئے مکان مخصوص کرنا اس روایت سے کب منع ہو سکتا ہے مثلاً مدرسہ مین مدرس صاحب
اپنی نشست کے لیئے مکان خاص کرین وہ کب مکروہ ہے اور اسی طرح اگر جمعہ کو ساتھ روزہ کے خاص کرنا مکروہ ہے
تو اور کام کے لیئے جمعہ کو خاص کرنا مثلاً یہہ کہ خاص جمعہ کو مدرسہ کی چھٹی ہو یا یہہ کہ کوئی واعظ جمعہ کو وعظ کہا کرے
کب ممنوع و مکروہ ہے بلکہ یہہ امور اہل اسلام مین بکثرت رائج ہین جبکہ ان روایتون کی تخصیصات عام نہ ہوئین کہ دنیا
کی تخصیصات ان سے رد ہو جائین تو مولد شریف اور فاتحہ اموات مین مولف کا یہہ لنگڑا استدلال کیونکر چل
سکیگا **قولہ** صفحہ ۵ سطر ۱۲ - ہمارے بعض علما نے تصریح کی ہے کہ مصافحہ کرنا بعد نماز کے جو کہ مروج ہے مکروہ ہے
باوجودیکہ مطلق مصافحہ کرنا سنت ہے اور یہہ اس وجہ سے ہے کہ خاص اس جگہہ مین ثابت نہین ہوا پس اس پر مداومت
کرنے مین عوام کو اسکی سنت ہونیکا وہم ہوتا ہے **اقول** جب عوام اسکو سنت کہنے لگین گے اس مقام مین حالانکہ
ثابت نہین آپ سے بدین خصوصیت تو یہہ افترا اور کذب ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو کوئی حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کرے اوسکا ٹھکانا جہنم ہے کما جاء فی الحدیث پس اس بنا پر بعض فقہا نے خواص کو منع کیا کہ
عوام کے حق مین موجب عذاب نہو جائے اِس تقریر سے معلوم ہوا کہ منع مصافحہ کی دلیل ایک حکمت غامضہ ہے کچھ عدم
ثبوت ہی دلیل کراہت نہین جیسا کہ یہہ کم سمجھ سمجھ رہے ہین کیونکہ اگر یہی بات ہوتی کہ فقط عدم ثبوت کے سبب مصافحہ
مکروہ ہوتا تو عوام کے وہم ہونیکا پھر کیا ذکر تھا کسیکو وہم ہوتا یا نہوتا بہر حال مکروہ ہوتا - اِن لوگون کے حال پر افسوس
کہ آپ عبارتین فقہا کی نقل کرین اور اوس کے الفاظ و معانی اور علل پر ذرا غور نکرین ؎ آنکھین اگر ہین بند تو پھر
دن بھی رات ہے ؛ اِس مین قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا ؛ دیکھو تفقہ کے باعث حضرت امام المسلمین اعظم المجتہدین
امامنا الاعظم رضی اللہ عنہ اپنے وقت مین جرگہ محدثین پر غالب آئے مسائل استنباط کر کے بیان فرماتے وہ
حیران ہو جاتے پوچھتے یہہ آپنے کہان سے نکالا ارشاد فرماتے کہ ہمنے تمھین سے فلان حدیث اخذ کی تھی اوسی
سے یہہ مسئلہ نکالا گیا تب وہ تسلیم کرتے اور آپکی کنہہ رسی اور قوت اجتہاد کے قائل ہوتے چنانچہ بعض محدثین یہہ
بول اُٹھتے کہ ہم عطار دوا فروش ہین اور آپ طبیب ہین یعنی اگرچہ دوائین سب طرح کی عطار کے پاس ہین لیکن وہ اوسکی
خواص کو نہین جانتا اُن حکمتون کا پہچاننے والا طبیب ہے پس اسی طرح حدیثین محدثین کے پاس ہین مگر اون کی
حکمتین پہچاننے والے اور لوگ ہین یعنی مجتہدین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین قصہ مختصر مولف نے بلے سمجھے بوجھے ایک
روایت کراہت مصافحہ کی یہہ نقل کی جو بیان ہو چکی - دوسری دلیل صفحہ ۶ سطر ۱۰ مین لکھی - لانہا من سنن الروافض
یعنی بعد نماز کے مصافحہ کرنا طریق رافضیون کا ہے انتہی - پس خود مولف کی عبارات منقولہ سے ثابت ہو گیا کہ کراہت
مصافحہ کچھ اسی بات پر مبنی نہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین بلکہ اصل علت اور دلیل غامض دوسری
بات ہے یعنی پیروی روافض کی اور افترا لازم آنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جانب عوام سے علاوہ بران اِس مقام مین
ایک تماشا اور بھی ہے یعنی مصافحہ کو مکروہ کہنا وہ کل علماء کا قول نہین چنانچہ خود مولف کی عبارت مین یہہ فقرہ گذرا
کہ بعض علما نے تصریح کی ہے انتہی - اور جو لوگ اس مصافحہ کو جائز کہتے ہین اون مین مولوی اسمٰعیل صاحب کے دادا پیر
شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہم بھی ہین کتاب موطا کی شرح عربی مین فرماتے ہین - قال النووی اعلم ان المصافحۃ
مستحبۃ عند کل لقاء واما ما اعتادہ الناس من المصافحۃ بعد صلاتی الصبح والعصر فلا اصل لہ فی الشرع علی ہذا الوجہ
ولکن لا باس فان اصل المصافحۃ سنۃ وکونہم حافظوا علیہا فی بعض الاحوال وفرطوا فیہا فی کثیر من الاحوال

لایخرج ذلک البعض عن کونہ من المصافحۃ التی ورد الشرع باصلہا اقول وبہذا ینبغی ان یقال فی المصافحۃ یوم العید انتہی
دیکہو حضرت شاہ صاحب موصوف الصدر نے امام نووی کا قول درباب جواز مصافحہ نماز صبح وعصر نقل کرکے اوسپر اپنا قول بیان
کیا کہ عید کے مصافحہ مین بہی یہی کہنا چاہیئے یعنی جواز کا حکم دینا چاہیئے **قولہ** صفحہ ۵ سطر ۲۲ اور اسیطرح علماء نے
منع کیا ہی کہ صلوۃ رغائب کے لئے جمع ہونا جسکو بعض صوفیہ نے ایجاد کیا ہے نچاہیئے کیونکہ اس کیفیت کے ساتھ ان راتون
مین ثابت نہین ہوئی اگرچہ وہ نماز اچہی بنائی ہوئی ہے **اقول** یہ ترجمہ کیا ہے مولف نے عبارت شامی شرح درمختار
کا حالانکہ اصل لفظ کتاب مطبوعہ مصرین یہہ ہی لذا منعوا عن الاجتماع یعنی لفظ لذا ساتہ حرف لام کے ہی اور خود براہین
قاطعہ کی سطر ۱۶ صفحہ پانچ مین لذا منعوا بحرف لام ہے پہر مولف نے اسکا ترجمہ کیون کیا کہ اسیطرح علماء نے منع کیا
ظاہر بات ہی کہ یا تو حضرت مولف کمال درجہ بیعلم ہین جو کذا اور لذا مین اونکو تمیز نہین یا یہ کہ کمال دہوکہ باز مغالطہ انداز ہین
کہ عوام سے وجہ کراہت نماز رغائب کو چہپانا چاہتے ہین اسلیئے کہ مولف کا مطلب اوسوقت ثابت ہوتا کہ یہہ نماز فقط
اسوجہ سے منع ہوئی کہ حضرت سے ثابت نہین حالانکہ شامی نے دوسری علت کی طرف تصریح کی ہے یعنی اول شامی نے
مسئلہ مصافحہ بعد نماز کا لکہا کہ اسکی مداومت کرنی نہین عوام کو وہم سنت کا ہوگا بعد اسکے لکہا کہ اسی سبب سے علماء نے
منع کیا ہے صلوۃ رغایب کو یعنی عوام اسکو سنت جاننے لگین گے حالانکہ آپ سے ثابت نہین بلکہ بعض متعبدین نے
اسکو ایجاد کیا ہی خلاصہ یہہ کہ سنت سمجہنا عوام کا افترا ٹہیر لگا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پر چنانچہ علامہ حلبی نے شرح کبیر منیہ
مین لکہا ہی صلوۃ الرغائب موضوعۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذب علیہ پہر بعد دوسری سطر کے لکہا
ان العامۃ یعتقدون انہا سنۃ من سنن النبی علیہ السلام فیکون فعلہا سببا لکذبہم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کمال تعجب
ہی کہ مولف اور اون کے پیشوا کسطرح صلوۃ رغائب کی کراہت کو دلیل لاتے ہین واسطے منع محفل مولد شریف کے ۔۔
قولہ صفحہ ۷ سطر ۱۳ کشف بزدوی مین مرقوم ہے البدعۃ الامر المحدث فی الدین الذی لم یکن علیہ الصحابۃ والتابعون
اقول اول اس شخص نے انوار ساطعہ کی عبارت نقل کی وہ یہہ ہے :۔ "واضح ہو کہ متقدمین ومتاخرین مین کسی نے
سنت کی یہہ تعریف نہین لکہی کہ سنت وہ شے ہے جو قرون ثلثہ مین پائی جاوے" یہہ عبارت انوار نقل کرکے آپ
اسکے جواب مین یہہ سند گذارتے ہین کہ کشف بزدوی مین مرقوم ہے البدعۃ الامر المحدث الی آخرہ اب فرمائیے
صاحب انوار کا دعوی کیا اور اوسکے مقابل مین ان کا ہذیان کیا۔ یہہ وہی مثل ہوگئی [illegible] یاروں سے مجنونکو کوئی حرف ڈہونڈو

شیرین کی یہہ فریاد تہی کلکتہ مین سب سی پہلے ہیہات ہیہات اس سمجہہ پر انوار ساطعہ کا رد لکہنا - فی الواقع جنکی سمجہہ ایسی اولٹی ہوگی وہی انوار ساطعہ کو رد کرین گے جنکی عقلین سلیم ہین وہ انوار ساطعہ کو نور بصیرت سمجہتے ہین قصہ مختصر جسطرح صاحب انوار نے انکار کیا تہا کہ کسنی یہہ تعریف سنت کی نہین لکہی جواب صحیح اس کا یہ تہا کہ وہی تعریف اوسی لفظ سے کتب اصول سے نقل کر دیتے یہ تو مولف سے کیا کسی سے بہی نہ بنا اور انشاء اللہ تعالی نہ کبہی بن سکے جب یہہ جواب نہ بنا تو بدعت کا بیان شروع کر دیا صاحب شرم کو پانی پانی ہونیکا مقام ہے کہ سنت کی جواب مین بدعت کا مضمون لکہا وہ بہی ایسا کہ کہین اوس مین قرون ثلثہ کا لفظ نہین اگر یہہ لفظ آتا تو کچہہ صاحب انوار کے الفاظ مین شرکت ہوتی مولف نے تین عبارتین لکہین ایک کشف نبرودی کی جو اوپر مرقوم ہو چکی دیکہیے اس مین صحابہ و تابعین کا نام ہے تبع تابعین کا ذکر نہین دوسری عبارت مجالس الابرار کی لکہی اوس مین تبع تابعین تو کیا تابعین کا بہی نام نہین اوس مین تعریف بدعت کی یہہ ہے هو الزيادة والنقصان بعد الصحابة بغير اذن من الشارع - تیسری عبارت رسالہ رد البدعۃ کی اوس مین خلفاء راشدین و صحابہ و تابعین کا ذکر ہے تبع تابعین جو قرون ثالث ہے اوسکا نام تک نہین ارباب انصاف خیال فرماوین یہہ جواب کسدرجہ ناصواب ہے ۵ بالفاظ سست و نحنت و کلفت ؛ نمی زیبد ت رد انوار گفت ؛ قولہ صفحہ ۸ سطر ۹ - سنت کے لیئے دوام ہونے چاہیئین اول قرون ثلثہ مین درمیان مسلمین کے مروج ہونا دوم اوسپر رد و انکار کا نپایا جانا - اقول دلکو اندہے ایسے ہوتے ہین مولف نے چار صفحے یعنی آٹہ نو دس گیارہ ناحق یا وہ گوئی مین سیاہ کیئے اور یہہ نہو سکا کہ جو صاحب انوار نے دعوی کیا تہا چار سطر لکہکر اوسکو توڑ دیتا - عبارت انوار ساطعہ کی یہہ ہے ہمنے بارہا اس مذہب والونکو مہلت دی کہ مہینہ دو مہینہ برس دو برس مین کسی کتاب سے خود یا اپنے مددگارون سے تلاش کرکر ایسی حدیث معتبر ہمکو دو جسمین خاص یہ الفاظ ہون کہ قرون ثلثہ کے بعد جو بات نکلیگی وہ بدعت ہوگی یا خاص یہی الفاظ جماعت اصحاب یا تابعین یا تبع تابعین کی زبانی ارشاد فرمائے ہوئے ہمکو دکہاو معتبر اسناد سے معتمد علیہ کتاب سے لیکن کوئی نہ لاسکا انتہی کلامہ ارباب کیاست و ذکا و صاحبان انصاف تامل فرماوین اور ہم مولف باحیا کو شرماوین کہ جب تم سے حسب مطالبہ صاحب انوار دلیل نہ آسکی تو بہلے مانس کیون کا غذ و دوات لیکر نامہ اعمال ناحق سیاہ کیا - کیون لوگون سے اپنی اوپر خندہ زنی کرائی ؛ - اب ہم پہر دعوی کرتے ہین کہ جو تم اس کتاب مین لکہہ رہے ہو کہ سنت کے لیئے دو امر ہونے چاہیئین الخ اسیکو تم ثابت کردو کہ یہہ مضمون حدیث مین وارد ہوا ہے یہین الفاظ یا قول خلفاء

راشدین وصحابہ یا تابعین و یا تبع تابعین سے ثابت ہی جب تمہارے نزدیک سند مسلم نہین مگر اس تین دورہ کے تو
یہہ معنی بہی اسی تین دورہ سے ثابت کرو کہ ان تینون دورون مین یہہ معنی عام طور پر رائج ہو گئے بلا نکیر و بلا اختلاف اور یہہ تو
کبہی تم سے ثابت نہو سکیگا کیونکہ تم خود صفحہ ۷ سات مین لکہتے ہو کہ مولوی محمد اسمعیل صاحب کے نزدیک تبع تابعین اس باب
مین معتبر نہین پہر اوسی صفحہ مین لکہتے ہو بدعت وہ ہے کہ بعد صحابہ کے دین مین زیادتی یا کمی کیجاوے دیکہو اسمین
تابعین بہی ساقط ہین یعنی اونکی زیادتی اور کمی بدعت قرار دیجاویگی کیونکہ وہ بعد صحابہ کے ہین اور بعد صحابہ کے زیادتی
کمی بدعت ہے پس جبکہ اس وقت تک معنی بدعت مین ایک بات پر اجماع نہین ہوا خود تمہاری کتاب مین طرح طرحکی
بولیان موجود ہین تو قرون ثلثہ مین بالاتفاق بلا نکیر و اختلاف اس معنی کا مروج ہونا معلوم۔ پس ظاہر ہو گیا کہ یہہ تمہارے
حکم اور معنی شرع مین ایجاد کی ہوئی بدعت مذمومہ ضلالت ہین قرون ثلثہ سے بلا نکیر و اختلاف ہرگز ثابت نہین بناءً علیہ
یہہ قول تمہارا مردود ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو علیہ رد **قولہ** صفحہ ۱۲ سطر ۲ ملا عابد
سندہی مواہب لطیفہ شرح مسند ابی حنیفہ مین لکہتے ہین واما التلفظ بالنیۃ فہو خلاف السنۃ اذ لم ینقل ذلک من
النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصحابۃ ومن تبعہم **اقول** صاحب انوار اس مسئلہ کو یعنی نیت نماز کی زبان سے کرنیکو دس
کتابون سے ثبوت دے چکے ہین ایسی کتابین جو معتبر اور درس علماء مین داخل اور مقبول ہین مولف براہین کو شرم نہ آئی کہ اون
سب معتبرات متقدمین کی مفتی بہ کتابون کو چہوڑکر ایک گیارہوین بارہوین صدی والے ملا عابد سندہی کی کتاب سے
سند پکڑی نہ وہ کتاب درس مین داخل نہ اوسپر فتوی لکہے جائین اور وہ عابد سندہی بہی ابن قیم کی تحریر پر دہوکا کہا گیا
ہوا چنانچہ آخر مین کہتا ہے والی ہذا مال ابن القیم فی الہدی النبوی - اور یہہ ابن قیم بدمذہب مشہور ہی بہت مسائل مین
اہل حق سے خروج کیا ہے چنانچہ حال اوسکا چند کتب مین مرقوم ہے بہلا یہہ عبارت جسکی صفت ہمنے بیان کی اس قابل
ہے کہ متون و شروح اہل فتاوی کی مقابلہ مین اوسکی طرف کان بہی لگائے اب ہم ایک اور روایت صحیح مفتے بہ علاوہ اون
روایات کے جو انوار ساطعہ مین مندرج ہین لکہتے ہین کتاب ملتقی الابحر مین درباب نیت نماز لکہا ہے وضم التلفظ
الی القصد افضل اور یہہ کتاب ملتقی الابحر وہ کتاب ہے جو ایام غدر و بلوا دہلی سے کچہ پہلے فخر المطابع دہلی مین باہتمام
حافظ عبد اللہ چہپی تہی مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے اوسکی تعریف صفحہ ۲۶۷ مین یہہ لکہی کہ ملتقی الابحر کتاب است
جامع روایات صحیحہ حنفیہ و ہم متداولہ علماء حرمین شریفین کما لا یخفی علی المتتبع اس عبارت کے بعد مولوی صاحب نے

اپنی مُہر لگائی اوس مین نام اون کا بخط نسخ یہہ ہے سید محمد نذیر حسین - بڑی ہٹ دھرمی اور جہالت کی بات ہے کہ ہم ایسی
ایسی معتبر کتابون کا حوالہ دین جو خود اون کے مجتہد العصر کی مُہر اوسکی تصدیق پر لگی ہوئی موجود ہے جس کا
جی چاہے آکر دیکھ لے اور یہہ لوگ ایسے الدّ الخصام کہ اوسکو تسلیم نکرین اور سخن پروری کرکے اوس کے مقابل وہ
اقوال مرجوح جو قیل و قال مین داخل ہین پیش کرین واضح ہو کہ یہہ مسئلہ افضلیت تلفظ بالنیت کا متون مین ہے اور
متون مقدم ہین باب فتویٰ مین کما لا یخفیٰ علی المفتی **قولہ** صفحہ ۱۲ سطر ۱۸ - اگر ابو شامہ کا قول مطلقاً حجت ہے تو
اُنکا قول انکار تقلید شخصی مین کیون نہین مقبول ہوتا - **اقول** بشرم ایسی ہوتے ہین اپنی خجالت دوسرون پر اُتارنے
لگتے ہین فی الواقع صاحب انوار نے غیر مقلدون کو جو منکر میلاد شریف ہین داغ دیا تھا کہ تمھارا پیشوا اور عالم غیر مقلد
ابو شامہ اس محفل پاک کو مستحسن فرماوے اور تم کم مایہ اوسکو ضلالت قرار دیتے ہو - یہہ کم فہم ایسے کہان تھے کہ صاحب
انوار کی اس حکمت غامضہ کو سمجھتے اولٹا الزام دینے لگے حالانکہ الزام ہم پر ذرہ بھر نہین دو وجہ سے ایک یہہ ادھر سے
علماء حنبلی اور مالکی اور شافعی کی بہی سند گذاری گئی ہے تو چاہیئے ہم سب حنبلی اور مالکی اور شافعی بن جاوین؟
یہہ کیسی بیہودہ اولٹی سمجھ ہے یہہ نہ سمجھا کہ صاحب انوار نے ہر قسم کے علماء کی سند اسواسطے گذاری ہے کہ ہر قسم کے آدمیون پر
حجت ہو وجہ دوسری یہہ کہ ہم مقلدین کا قول ہے کہ جس شخص کو بصیرت کامل شناسای اُصول و فروع و ناسخ و منسوخ
و اقوال صحابہ و مجتہدین و صحیح و سقیم روایات مین ہو ایسا آدمی اگر بعض مسائل مین باعث پہنچنے امر حق کے اتباع
اپنے فہم کا کرے تقلید ترک کرے وہ معاتب نہین علامہ ابو شامہ اسی قسم کے کاملین مین تھا ہم اوس درجہ کے نہین بناءً
علیہ اوس کا قول ترک تقلید مین ہم اپنے لیئے سند نہین بناتے جسکو کوئی حصہ اجتہاد کا نہین وہ کس طرح ترک
تقلید کرے اور محفل مولد نبی مین سرور ہے میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ علی العموم اہل اسلام کو چاہیئے بناءً علیہ
یہہ قول اوسکا ہمنے بہی اختیار کیا اور وہ جو مولف براہین نے صفحہ ۲۹ مین باعث بےعلمی کے لکھا کہ علماء حنفیہ
مین سے ہی بجز ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق دہلوی کے اور کوئی اس عمل کا قائل نہین سخت جہالت ہے بہت علماء حنفیہ
سوای ان کے جواز محفل اقدس پر گئے ہین مثل علامہ سیف الدین حمیری دمشقی ملا معین ہروی شارح کنز و صاحب معارج
علامہ اسماعیل افندی مولف تفسیر روح البیان ملا محمد طاہر صاحب مجمع البحار وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سبحان اللہ
ناواقفیت اپنی یہہ علماء پر اعتراض کرین **قولہ** صفحہ ۱۳ سطر ۴ بدعت مباحہ منحصر در عادات است مثل پختن پلاؤ در

شادی و مانند آن و بدعت حسنہ در عبادات مالیہ مثل بنا ر مدارس و خانقاہات الی آخرہ **اقول** اس مقام پر مؤلف نے یہہ بات مان لی کہ بدعت حسنہ عبادات مالیہ مین اور بدعت مباحہ عادات مین جائز ہے اس بات کے ماننے سے کل بدعۃ ضلالۃ کی کلیت ٹوٹ گئی جبپر صفحہ ۱۵ مین مؤلف صاحب بہت سر پٹک رہے ہین اور یہہ لکھتے ہین کہ یہہ کبری شکل اوّل کا واقع ہوا ہے اور شکل اوّل مین کلیت کبری ضروری ہے اب چاہئے کہ مؤلف صاحب کبھی مجوزہ مین بدعت حسنہ کی طرف منھہ نکرین اور یہہ نہ کہین کہ بدعت حسنہ کو جائز رکھنے مین کل بدعۃ ضلالۃ کی کلیت ٹوٹتی ہے اور مولوی اسمٰعیل صاحب کی عجیب ایک کہانی لکھی کہ وہی اوراد و اشغال مشائخ ایک کے حق مین تو بدعت حقیقیہ یعنی کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار اور ایک کے حق مین اوس سے کم اوس کا نام بدعت حکمیہ تجویز کر لیا اور ایک کے حق مین وہ بدعت ہی نہین ـ سبحان اللہ کیا گھر بیٹھے باتین بنا رہے ہین پھر کیون اسی طرح مولد شریف مین نہین سمجھتے کہ یہہ وسیلہ ہے ازدیاد محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار ذکر سننے سے محبت بڑہتی ہے اور محبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود رونق ایمان ہی اور شرع مین مطلوب ہی **قولہ** صفحہ ۱۲ سطر ۱۲ - جبکہ بسملہ و حمد کا تحریر کرنا ضروری نہین ہے صرف زبان سے کافی ہے تو صلوٰۃ بطریق اولی مکتفی ہی **اقول** مؤلف براہین نے فتوی انکاری مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صیغہ درود نہ لکھا تھا اوس پر صاحب انوار ساطعہ نے تنبیہہ کی تھی اور یہہ لکھا تھا کم نصیبی مفتی کی یہہ کہ حضرت کا ذکر کیا اور صلی اللہ علیہ وسلم نلکھا اوسکی جواب مین آپ ایسی عبارت لکھتے ہین جس سے یون سمجھا جاتا کہ انہون نے اگرچہ درود لکھا نہین لیکن پڑہ لیا تھا خیر اسکو ہم انکی ایمان پر چھوڑتے ہین پڑہا یا نہین پڑہا لیکن اس قدر مین تو یہہ عبارت خوب لکھی کہ کتاب مین بسم اللہ اور اللہ کی تعریف لکھنا ضرور نہین سبحان اللہ کیا ہدایت فرمائی ہے اگر لوگ آپکی پیروی کرینگے تو انشاء اللہ تعالی سب کتابون سے اللہ کا نام اوٹھہ جائیگا ؎ اذا کان الغراب دلیل قوم ٭ سیہدیہم طریق الہالکین ٭ اور صاحب انوار ہدایت کرنے مین بہت راستگو ہے جو درود نہ لکھنے کو مفتی کی کم نصیبی لکھا اسلیئے کہ اگر مؤلف صاحب حضرت کے ذکر مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھہ دیتے جو کوئی اس کتاب کو پڑہتا ہر کسیکی منھہ سے درود بھی نکلتا تو ثواب مین مؤلف براہین بھی شریک ہوتے اب نہ لکھا تو یہہ حصہ ثواب کا گھٹ گیا کم نصیبی اسی کو کہتے ہین صاحب انوار نے جو الفاظ لکھے تھے نہایت صحیح ہین تمام اہل انصاف مخالف و موافق سے پوچھو کر اس مین ذرہ بھی فرق نہین **قولہ** صفحہ ۱۳ سطر ۲۳ - اپنا یہہ حال ہے کہ لکھتا ہے آئندہ بھی تحقیق آویگی اور انشاء اللہ ندارد حالانکہ اللہ فرماتا ہے ولا تقولن لشئ انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ **اقول** یہہ اعتراض صاحب انوار

پر کرنا بنی ہے جہالت طرفہ تالیف کتاب پر کتاب کے مضامین جب مسودہ مین پس و پیش جمع ہو جاتے ہین نظر ثانی مین جب مولّف دیکھتا ہے کہ یہہ مضمون دو مقام پر ہے تو پچھلی کی سند مین کہتا ہے کہ فلان مقام مین بہی ہم یہہ مضمون لکھ چکے ہین اور آگے کے واسطے لکھدیتا ہے کہ آگے بھی تحقیق آویگی تو یہہ استقبال کا صیغہ کہنا اوس کا مجازاً ہوتا ہے ورنہ حقیقت مین وہ تحقیق لکھی ہوئی آگے موجود ہے یہ تو فاعل ذالک غداً مین داخل نہین جو اوس کے لئیے انشاء اللہ کہنا ضرور ہو تو جواب تحقیقی ہے اور دوسرا جواب الزامی یہہ ہے کہ مولّف نے اپنی درود پڑہنے کا جواب دیا کہ زبان سے کہنا کافی ہے کتاب مین لکھنا ضروری نہین پہر یہان بہی یہی سمجھ لیا ہوتا کہ انشاء اللہ کا لکھنا کچھ ضرور نہین اور تیسرا جواب الزامی یہہ ہے کہ خود مولّف سطر اوّل صفحہ تین ۳ براہین قاطعہ مین لکھتا ہے منصفا کی اوس سے بخوبی اطمینان ہوجاویگی انتہی - کوئی اوسنے پوچھے اے بہائی تونے ابہی دلائل ذکر نہین کئیے آگے بیان کریگا بعد اوسکے منصف اوسکو دیکھیگا جب کہیں اوسکی اطمینان ہوگی پہر فعل استقبال پر تونے انشاء اللہ کیون نہ کہا ؟ پہر صفحہ ۱۸ سطر ۲۴ مین آپ لکہتے ہین اس کا جواب آگے بیان کیا جاویگا اور یہان بہی انشاء اللہ ندارد واہ سبحان اللہ! خود را فضیحت و دیگران را نصیحت **قولہ** صفحہ ۱۴ سطر ۸ - رسول اللہ کو ایک وقت مین بیچ مواضع متعدّدہ کے حاضر جاننا شرک ہے **اقول** یہہ شخص کیسا بے ادب ہی کہ مولوی اسمٰعیل صاحب اور رشید احمد صاحب کے پیران پیر کا بہی کچھ ادب نہین کرتا بے تامّل اس عقیدہ کو شرک کہتا ہے حالانکہ اون دونون کے پیران پیر یعنی حضرت مجدّد الف ثانی جلد ثانی مکتوبات مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۵ مین فرماتے ہین کہ ہرگاہ جنیان را

بتقدیر اللہ سبحانہ این قدرت بود کہ متشکل باشکال گشتہ اعمال غریبہ بوقوع آرند ارواح کمل را اگر این قدرت عطا

فرمایند چہ محل تعجب است وچہ احتیاج ببدن دیگر ازین قبیلہ است آنچہ از بعضے اولیاء اللہ نقل میکنند کہ در یک آن

در امکنۂ متعدّدہ حاضر میگردند و افعال متباینہ بوقوع مے آرند انتہی - اور پہر آٹھ سطر کے بعد مرقوم فرماتے ہین!

این تشکل گاہ در عالم شہادت بود وگاہ در عالم مثال چنانچہ در یکشب ہزار کس آن سرور را علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ و

السلام بصور مختلفہ در خواب می بینند و استفادہ ہا می نمایند اینہمہ تشکل صفات ولطائف اوست وعلی آلہ الصلوٰۃ

والسلام بصورتہای مثالی وہمچنین مریدان از صور مثالی پیران استفادہ ہا می نمایند وحل مشکلات می فرمایند انتہی

اور صاحب انوار ساطعہ نے بہت توضیح وتصریح سے دو ورق مین یہ مسئلہ بیان کیا پہر بہی مولّف کی سمجھ مین نہ آیا

موءلف وہی مرغی کی ایک ٹانگ گاتے ہین اس کورمغزی کا کیا علاج - اب ہم ناظرین انصاف پسند کو اوس دو ورق
سے چھ سطر پڑھکر سُناتے ہین وہ یہہ ہے :- پس اسی طرح سمجھو کہ جب سورج سب جگہہ یعنی اقالیم سبعہ مین موجود ہے
کہ وہ چوتھے آسمان پر ہے روح نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو ساتوین آسمان پر علیین مین موجود ہے اگر وہان سے
آپکی نظر مبارک کُل زمین پر یا زمین کے چند مواضع و مقامات پر پڑجاوے اور ترشح انوار فیضان احمدی سے کُل
مجالس مطہرہ کو ہر طرف سے مثل شعاع شمس محیط ہوجاوے کیا محال اور کیا بعید ہے علامہ زرقانی نے ابوالطیب کا
شعر شرح مواہب لدنیہ کی فصل زیارت قبر شریف مین نقل کیا ہے ؎ کالشمس فی وسط السماء و نورہا *
یغشی البلاد مشارقا و مغاربا * کالبدر من حیث التفت رأیتہ * یہدی الی عینیک نورا ثاقبا * انتہی کلام
انوار ساطعہ آب صافی طبعان انصاف منش تامل فرمائین کہ اس تقریر مین شرک کی بو ذرا نہین ہے کیا شرک کے
معنی عقائد مین نہین پڑھے الاشراک ہو اثبات الشریک فی الالوہیۃ بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق
العبادۃ کما لعبدۃ الاصنام کذا فی شرح العقائد النسفی - اس معنی کو محفل مولد شریف پر منطبق کیجیے تو ذرہ بھر لگاؤ
نہین ہے نہ یہان کوئی کسیکو واجب الوجود شریک الوہیت سمجھتا ہے نہ مستحق عبادت اور نہ کسی صفات مختصہ الٰہی
مین شریک پھر مُشرک کہنا اس عقیدہ کو محض جنون ہے اور رد ہوگئے اس تقریر سے اعتراضات موءلف کے
جو دوتین گیارہ سطرین سیاہ کی تھین **قولہ** صفحہ ۱۴ سطر ۔ ایک وقت کے اندر مختلف مقامات مین حاضر ہونا
رب العلمین کا خاصہ ہے **اقول** معلوم نہین موءلف نے انوار ساطعہ کو حالت غنودگی مین دیکھا ہے یا بعد آنکھ
بند ہوجانیکے عالم خواب مین دیکھا ہے ہرگز اوسکی حقیقت کو نہین سمجھا ہم خلاصہ مضمون عبارت صاحب انوار
سُناتے ہین وہ یہہ ہے کہ خاصہ شے کا وہ امر ہوتا ہے کہ یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ یعنی اوسمین پایا جاوے دوسرے
مین ہرگز نہین اور فقط زمین پر چند جگہہ موجود ہوجانا صفت خاصہ خدائیتعالی کی نہین ملک الموت ہر ایک آدمی کو
جانتا ہے ہر آدمی کے سرہانے حاضر ہوتا ہے بوقت موت اوس کے اور ہر جاندار کی جان قبض کرتا ہے پس خیال کرو
کہ ایک آن مین مشرق سے مغرب تک کسقدر چینونٹے مچھر کیڑے مکوڑے چرند پرند درند آدمی مرتے ہین ہر جگہہ ملک الموت
موجود ہوجاتا ہے اور در مختار اور شامی مین ہے کہ شیطان یعنی ابلیس تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے اور چاند کو
اور سورج کو دیکھو جب وسط سماء مین ہوتے ہین لاکھون کروڑون شہرون مین موجود ہوتے ہین جہان آدمی ٹھہرا

ہوجائینگا وہین چاند و سورج موجود ہوگئے پس معلوم ہوا کہ فقط زمین پر چند مواضع مین موجود ہوجانا وہ بہی کیسا کہ نہ ہر وقت
نہ ہر آن بلکہ بعض اوقات مین صفت خاصہ خدا تعالی کی نہین بناءً علیہ جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چند
مواضع محافل میلادیہ مقدسہ مین موجود دیکھین یا اعتقاد کرین یہہ ہرگز ہرگز شرک نہین ہوسکتا انتہی کلامہ۔ یہہ گفتگو
صاحب انوار کی ایسی جامع اور صحیح ہے کہ کبہی کوئی صاحب علم اسکو شرک نکہہ سکیگا اور نیم ملا خطرہ ایمان کا کچھ اعتبار نہین اور
نقل کرچکے ہم اس قول سے پہلے قول مین عقیدہ مولوی اسمٰعیل صاحب اور رشید احمد صاحب کے پیران پیر مجدد الف ثانی کا
کہ اولیاء اللہ کا آن واحد مین امکنہ متعددہ مین حاضر ہوجانا صحیح ہے۔ بھلا ایسے مستندین ثقات کی سامنے ان یاوہ
گویان بے ہنر کی کون سنے **قولہ** صفحہ ۱۴ سطر ۱۳۔ مکاشفات اولیا اگرچہ حق اور ثابت ہین لیکن حجت شرعی نہین ہو
سکتی۔ **اقول** اگر حجت نہین سہی لیکن جب حق جانتے ہو تو حق سے کیون پھرے ہوجاتے ہو امر حق اور ثابت کا
تسلیم کرنا تو بدعت نہین ہے **قولہ** صفحہ ۱۴ سطر ۱۹ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے عجیب و غریب ہے۔ **اقول** کتاب در مختار
موجود ہے دیکھ لو اور اخبار انبیاء علیہم السلام تو منکرون کو عجیب و غریب معلوم ہوا کرتے ہین کافرون کو پیغمبرون کا آنا
اور قیامت کے دن آدمیون کا مبعوث ہونا نہایت عجیب و غریب معلوم ہوتا تھا چنانچہ قرآن شریف مین ہے بل عجبوا
ان جاءہم منذر منہم فقال الکافرون ہذا شیئ عجیب ائذا متنا وکنا ترابا ذلک رجع بعید۔ شیطان کی بابت صحیح
حدیث مین آیا ہے۔ الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہ خنس واذا غفل وسوس رواہ البخاری تعلیقا۔ اور
بعض روایات مین جو شیاطین کا ذکر آیا ہے تو تطبیق دینی چاہیئے کہ وہ جماعت سرکش بہکانیوالون کی ہے کہ اعوان
وانصار شیطان سے ہے اور تفسیر مین شیطان کے معنے یہ لکھے ہین کل عاد متمرد من الجن والانس والدواب
اور ابلیس کو بہی شیطان کہتے ہین پس جس مقام مین شیاطین جمع ہے وہ دوسری معانی مین ہے اور شیطان جس کو
ابلیس کہتے ہین وہ لاریب ایک ہے مولف کو بعلمی کے سبب سے عجیب معلوم ہوتا ہے **قولہ** صفحہ ۱۴ سطر ۲۳۔ اصول دین
کے چار ہین **اقول** جواب اس کا عنقریب آتا ہے **قولہ** صفحہ ۱۵ سطر ۸۔ اعتراض کیا گیا ہے کہ یہہ ایک شہر کا تعامل
ہے پس یہہ عمل بدعت ہوا **اقول** مولد شریف ایک شہر کا تعامل نہین یہہ تو لاکھون کیا کروڑون شہرون عرب
اور عجم ممالک مشرقیہ و مغربیہ و جنوبیہ و شمالیہ مین مقبول و مستحسن ٹھہرایا گیا ہے **قولہ** صفحہ ۱۵ سطر ۱۲ ذکر رسول اللہ عبادات
مین داخل ہے اور عبادت کی ہیئت توقیفی ہوتی ہے تو بغیر بیان شارع کے عمل مکروہ ہوا **اقول** جسطرح ذکر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عبادت ہے حضرت کی احادیث کا لکھنا بھی عبادت ہے وہ بھی توقیفی ہونا چاہیئے بغیر بیان شارع بدعت
ہوگا علی الخصوص جس طرح محدثین نے حدیثین نماز کی ایک جگہہ روزہ کی ایک جگہہ لکھی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکو بیان اس طرح نہین فرمایا کہ ایک جلسہ مین فقط احکام روزہ فرمائین اور سب احادیث روزہ کی ایک جلسہ
مین پس یہہ خلاف ہیئت بیان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگا اور یہہ بدعت مذمومہ ٹھہرتا ہے اور وہ جو مسائل متعلق
نماز کے لکھی ہین کہ حضرت سے منقول نہونا دلیل کراہت کی ہوگئی یہ قیاس مع الفارق ہے اسواسطے کہ نماز ایسی چیز ہے کہ اوسکا
ہر رکن ہر ہیئت کسی کسی بات کی ساتھ مقید ہے مکان اور زمان اور لباس وطہارت وفرضیت ووجوب وکراہت وتحریم
وافساد وبطلان وغیرہ کی قیدین لگی ہوئی ہین پس ایسی مقید چیز پر مطلق ذکر کو محمول کر کے وہی حکم اوس مین دینا خلاف
عقل ہے اور مصافحہ کا حکم گذر چکا کہ اوسکی کراہت اور علتون پر مبنی ہے پس مصافحہ پر بھی محفل مولد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قیاس نچاویگی اور یہہ جو لکھا کہ جو چیز مترددہو درمیان سنت وبدعت کے اوسکا ترک لازم ہے تو یہہ وہان ہے جہان
تردد ہو تردد کے معنے یہہ ہین کہ آدمی شک مین ہو ترجیح کسی طرف نہو یہان تو قول جمہور سے تردد رفع ہوگیا کہ محفل
مولد شریف مستحسن ہے **قولہ** صفحہ ۱۵ سطر ۲۵ - افعال مکلفین دو قسم ہین مشروع اور غیر مشروع **اقول** یہہ دلیل اور
دلیل اول کہ اصول دین کے چار ہین قریب قریب ہین پس واضح ہو کہ امور مندرجہ محفل مولد شریف سب مشروع ہین اس
مین کوئی امر ایسا نہین جو خلاف کتاب وسنت ہو ذکر معجزات کرنا مناقب پڑھنا اپنے گھر آئے ہوؤن کو کچھ حسب توفیق
کھلانا یا پیش کرنا استعمال خوشبو ذکر اللہ ورسول کے لیئے اونچے مقام پر بیٹھنا یہ سب سنت ومستحب ہین اور کھڑے
ہو کر جو درود وسلام پڑھتے ہین یہہ بھی مشروع ہے اشعار مدح رسول وہجو کفار وغیرہ کا پڑھنا عین منبر پر حضرت حسان سے
ثابت ہی علاوہ برآن درود وسلام ذکر اللہ مین ہی اور ذکر اللہ کا پڑھنا جیسا قعود مین جائز ہے قیام مین بھی صحیح
ہے فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً - ایک اور قاعدہ سے بھی یہہ قیام جائز ہے یعنی ذکر رسول اور درود وسلام حالت قیام
مین کرنے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہین فرمایا اور منع فرمایا ہو تو حدیث پیش کرو جن احادیث مین ممانعت
قیام ہے وہ اور موقع پر ہین پس جبکہ اس قسم کے قیام کی لیئے کوئی خاص کر شریعت مین نہی وارد نہین ہوئی تو بقاعدہ
اصول اصل اشیا مین حلت واباحت ہے یہہ قیام مباح ٹھیرا سوا اسکے ایک بات یہہ بھی ہے کہ ائمہ دین نے اسکو مستحسن
فرمایا ہے قال البرزنجی وقد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمۃ ذوو روایۃ درویہ - پس جبکہ اس مین کوئی امر

خلاف ادلہ اربعہ شرعیہ نہین تو مکروہ نہین ہو سکتا - **قولہ** صفحہ ۱۶ سطر ۱۶ - وروز تولد و وفات ہیچ نبی را عید نگردانید

اقول - یہہ قول شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آپنے نقل کیا اور اپنے زعم مین یہہ سمجھا کہ اس سے معلوم ہوا مولد شریف باطل ہے اس عقل و فہم پر بڑا افسوس عید کرنا اور بات ہی اور ذکر مبارک عظمت اور آداب کے ساتھ پڑہنا اور بات ہی اور مولد شریف مین تعیین یوم بہی نہین جس طرح عیدین مین عید اوسی روز ہوتی ہے جو اوسکا دن ہے اور مولد شریف اوس دن ہی ہوتا ہے اور بارہ مہینے جب چاہے یہہ کیا قیاس فاسد ہے **قولہ** صفحہ ۱۶ سطر ۱۸ - کتاب شرعۃ الالٰہیہ مین مذکور ہے **اقول** مؤلف نے اس مقام پر پانچ چھہ آدمیون کے قول درباب منع مولد شریف نقل کیئے یہہ بات صاحب انوار کی مخالف نہین ہو سکتی اسواسطے کہ جمہور کے مقابل مین پانچ چھہ آدمی لو کیا دس بیس بہی اگر ہون تو معتبر نہین ہو سکتے صاحب انوار نے یہہ دعویٰ نہین کیا کہ کوئی آدمی اوسکا مخالف نہین ہان یہہ دعویٰ کیا ہے کہ مذہب جمہور استحباب مولد شریف ہے سو جمہور یعنی علماء کثیر سے اس کا جواب دو اگر کچھہ دم مین دم ہے علاوہ بر آن جنکے نام تمنے لکھے ہیہ اوس درجہ کی مشہور اور معتمد علیہ نہین جیسے مجوزین محفل مولد شریف مین مثل ابن جزری اور سیوطی اور صاحب مجمع البحار اور صاحب روح البیان اور محدث شاہ دہلوی و ملا علی قاری اور زرقانی اور صاحب قاموس اور ابن حجر وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین **قولہ** صفحہ ۱۸ سطر ۱ - تعظیم و تکریم کے لیئے قیام کرنا جیسا کہ اہل مولد کرتے ہین مذموم و مکروہ ہے **اقول** غنیمت ہے کہ مؤلف براہین پہلے اسکو شرک و کفر کہتا تہا اب فقط مکروہ ہونیکا قائل ہوا انشاء اللہ تعالیٰ اگر دلکو بغض سے خالی کرکے اہل حق کا کلام سنیگا تو مباح اور مستحسن ہی کہنے لگیگا اور یہہ جو ہمنے کہا کہ پہلے اسکو شرک کہتا تہا دلیل اوسکی یہہ ہے کہ مؤلف صفحہ ۱۴ سطر ۲ مین لکہتا ہے کہ رسول اللہ کو ایک وقت مین بیچ مواضع متعددہ کے حاضر جاننا شرک ہی اور اسی صفحہ کی سطر اول مین لکہتا ہے "اونکو یہی اعتقاد ہوتا ہے کہ رسول اللہ تشریف لاتے ہین اسیوجہ سے قیام کرتے ہین" پس ظاہر ہے کلام مؤلف سے کہ جب وہ اس اعتقاد سے کھڑے ہوئے تو یہہ کھڑا ہونا دلیل شرک ہے ہم بہت غنیمت جانتے ہین کہ دو ورق کے بعد مؤلف کی آنکھ کھل گئی کچھہ عقل آگئی اول شرک کی بو تہی اب کراہیت کی بو ہے خدا اسکو بہی کہووے **قولہ** صفحہ ۱۹ سطر ۲ - جب ان دلائل کا جواب نہو سکا تو بحالت مجبوری لکہدیا کہ حضرت نے خاص عجمیون کی طرح سے منع فرمایا ہے مطلق قیام کو مکروہ نہین فرمایا ہے **اقول** اس شخص کو اتنی بہی خبر نہین کہ یہہ گفتگو خود صاحب انوار ساطعہ اپنی طرف سے نہین کرتے بلکہ

بلکہ یہہ قسطلانی اور صاحب مجمع البحار اور شاہ ولی اللہ وغیرہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی تقریر ہے پھر اس بےعلمی پر یہہ بے ادبانہ کلام کہ جب جواب نہ آیا بحالت مجبوری لکھدیا ہم کہتے ہین کہ اگر تم شامت اعمال سے یہہ گستاخانہ کلام صاحب انوار سے کرتے ہو تو اپنے مرشد مجتہد مولوی اسمٰعیل کے دادا پیر شاہ ولی اللہ مرحوم کو کیا کہو گے اُنہون نے کس سے مجبور و لاجواب ہو کر حجۃ اللہ البالغہ مین یہہ لکھدیا۔ فان العجم کان من امرہم ان تقوم الخدم بین ایدی ساداتہم والرعیۃ بین ایدی ملوکہم وہو من افراطہم فی التعظیم حتی کاد یتاخم الشرک فنہو اعنہ والی ہذا وقعت الاشارۃ فی قولہ علیہ السلام کما یقوم الاعاجم۔ یہہ عبارت حجۃ اللہ مطبوعہ بریلی کے صفحہ ۲۸۰ مین ہے

قولہ صفحہ ۱۹ سطر ۱۱۔ یہہ قیام اس قسم کا ہے جیسا کہ واعظ بروقت وعظ گوئی کے کرتا ہے **اقول** صاحب انوار نے اقسام قیام نو دس طرح پر لکھی ہین از انجملہ حضرت حسّان کی بابت جسقدر عبارت لکھی وہ پوری بلا کم و بیش لکھی جاتی ہے وہ یہہ ہے قیام ساتوان کھڑا ہو کر مدائح اور مفاخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہنی صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت حسّان منبر پر کھڑے ہو کر اشعار فخریہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑہتے تھے انتہی کلامہ اب فرمایئے جسقدر صاحب انوار کا بیان ہے اسپر کیا اعتراض ہو سکتا ہے اس شخص نے خواہی نخواہی کاغذ سیاہ کیا

قولہ صفحہ ۱۹ سطر ۱۴۔ اور حضرت فاطمہ وغیرہ کا قیام کسی روایت صحیح سے ثابت نہین یہہ مؤلف کا افترا ہے **اقول**۔ یہہ شخص کسقدر کم فہم اور بے علم ہے کہ قیام فاطمہ رضی اللہ عنہا کو صاحب انوار ساطعہ کا افترا بیان کرتا ہے اگر اس شخص نے مشکوٰۃ پڑھی ہوتی تو دیکھہ لیتا کہ مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۳۹۴ مین یہہ حدیث موجود ہے اور اگر ابوداؤد پڑہتا اوس مین دیکھہ لیتا اور اگر عینی شرح ہدایہ کو دیکھتا اوس مین پڑھ لیتا کہ اوسنے ذکر مصافحہ اور معانقہ کے ذیل مین یہہ حدیث قیام فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی سے روایت کی ہے اور یہہ لکھا ہے کہ ترمذی کے نسخے مختلف ہین بعضون مین اس حدیث کو حسن لکھا ہے اور بعضون مین حسن صحیح اور اگر غنیۃ الطالبین حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کی دیکھتا تو معلوم کر لیتا کہ بیشک صفحہ ۳ مطبوعہ دہلی مین صاف مرقوم ہے وقد روت عائشہ رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی فاطمہ رضی اللہ عنہا قامت الیہ فاخذت بیدہ وقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا الحدیث اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ترجمہ فارسی مشکوٰۃ کا مطبوعہ نولکشور جلد رابع صفحہ ۲۸ مین دیکھتا تو جان لیتا کہ لکھا ہے پوشیدہ نماند کہ قیام آنحضرت

مر فاطمہ را وقیام وے رضی اللہ عنہا مر آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم سابقاً معلوم شد وتاویل بآنکہ آن قیام محبت و اقبال بود نہ تعظیم واجلال خالی از بُعدی نیست وہم طیبی از محی السنہ نقل کردہ کہ اجماع کردہ اند جماہیر علما بر این حدیث باکرام اہل فضل از علم یا صلاح یا شرف بقیام انتہی۔ اس عبارت سے وہ اعتراض بھی دفع ہوگیا ہے جو براہین کے صفحہ ۱۸ امین شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے انکار قیام مین عبارت نقل کی ہے۔ اب دیکھو اسقدر علما بلکہ اس سے بھی زیادہ حدیث قیام فاطمہ کو نقل کررہے ہین اور حجت اوس سے اوپر صحت قیام کے پکڑرہے ہین اگر مولف براہین گستاخ ہوکر معاذ اللہ معاذ اللہ ان حضرات محدثین اور عارفین کو علی الخصوص حضرت غوث پاک کو بھی نہ مانے اور بیباک ہو سبکو افترا کی طرف نسبت کرے جسطرح صاحب انوار کو لکھا تو کیا بیشرم ہوکر مولوی اسمٰعیل کے دادا پیر شاہ ولی اللہ کو مفتری لکھدیگا؟ نعوذ باللہ منہا شاہ صاحب موصوف حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ بریلی صفحہ ۸۰ مین

لکھتے ہین وکانت فاطمۃ رضی اللہ عنہا اذا دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا واجلسہا فی مجلسہ واذا دخل صلی اللہ علیہ وسلم علیہا قامت واخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا۔ اسقدر روایتین ہمنے اسواسطے نقل کین کہ اگر مولف براہین مین اللہ تعالے نے کچھ مادہ شرم اور غیرت کا پیدا کیا ہے تو پھر علماء حقانی کے مقابلہ مین ایسی کلمات جہالت کے منھ سے نہ نکالے اور اگر یہ حصہ اوسکو ازل سے نصیب نہین ہوا تو اور اہل انصاف ان روایات کو دیکھکر اوسکی بیعلمی سے آگاہ ہو جائین اور یقین کامل ہے کہ اہل علم اوسکی تقریرون سے اسقدر تو بالفعل سمجھ لینگے کہ یہ طالب علم بھی نہین ہے بلکہ محض جاہل وبعلیم وکج فہم ہے اور جب دوسرا کلام اوسکا دیکھین گے کہ وہ کہتا ہے امام رازی کے معنے لکھے ہوے کے مقابل مین کہ ایک ڈاڑھی منڈا کلا سوف تعلمون پڑہدیتا تھا اوس وقت یہ جان لینگے کہ یہ بھنگڑون اور بینواؤن کا صحبت یافتہ ہے **قولہ** صفحہ ۱۹ سطر ۲۲۔ جہر اون اذکار مین مشروع ہے جن مین حدیث سے ثابت ہو چکا ہے اور جسجگہہ ثابت نہین وہان علماء خصوصاً فقہاے حنفیہ مکروہ لکھتے ہین۔ **اقول** مجمع مین وعظ جہر سے کہنا ثابت اور اسیطرح اشعار کا پڑہنا جہر سے خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری مین حضرت حسان سے ثابت ہی پس محفل میلاد شریف مین یا جہر اشعار کا ہوگا یا بیان روایات کا وہ دونون ثابت ہین اور فقہاء حنفیہ کو بدنام کرتے ہو توہم سے روایت فقیہہ سنو۔ حموی شرح اشباہ والنظائر صفحہ ۳۸۲ مطبوعہ دہلی مین ہے

معنی انشاد الشعر رفع الصوت بہا وینبغی ان یقید المنع من انشاد الشعر فی المسجد بما فیہ شئے مذموم کہجو المسلم وصفۃ الخمر و

ذکر النساء والمردان وغیر ذلک مما ہو مذموم شرعا واما اذا کان مشتملا علی مدح النبوۃ والاسلام او کان مشتملا علے حکمۃ اوباعثا علی مکارم الاخلاق والزہد ونحو ذلک من انواع الخیر فلا باس بانشادہ فی المسجد انتہی۔ جب مسجد مین جہر سے اشعار مدح جائز ہوئے تو خارج مسجد بطریق اولی جائز ہوئے اسلیئے کہ مسجد کے اداب مین یہہ بہی ہے کہ اوس مین آواز بلند نکرے باتین دنیا کی نکرے بہت تعظیم وتوقیر مدنظر رکہے خارج مسجد مین تو یہہ موانع ہرگز نہین **قولہ** صفحہ ۲۰ سطر ۱۱۔ دلیل دوم یہہ کہ حرمین شریفین مین اس کا رواج ہے **اقول** صاحب انوار ساطعہ نے یہہ الفاظ نہین لکہی اور نہ بحث اثبات عمل مولد شریف کو مبنی فقط اس دلیل پر کیا کہ حرمین شریفین مین رواج ہے بلکہ تمام ملکون عرب اور عجم سے اس کا ثبوت دیا ہے منجملہ اون بلاد کثیرہ کے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما کو بہی ذکر کیا کہ وہان کے علما استحسان کا فتوی دیتے ہین اور ایک مقام پر بحث قیام مین مولوی قطب الدینخانصاحب کا قاعدہ ذکر کرکے الزاما اوسی دلیل سے قیام ثابت کردیا گیا ہے **قولہ** صفحہ ۲۱ سطر ۸۔ حدیث کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد مسلمین سے صحابۂ کرام ہین **اقول** صاحب انوار نے اس حدیث کی تحقیق بہت معقول لکہی ہے لیکن مولف وہی مرغے کی ایک ٹانگ گاتا ہے خیر اوسکی تسلی کے لیئے دو مثالین لکہہ دیتے ہین فقیہ شامی نے کتاب عنایہ سے روایت کی ہے کہ علماء متاخرین نے ایجاد کی ہے یہہ بات کہ اذان اور تکبیر کے درمیان تثویب کیجائے اسکے آگے یہہ لکہا مارآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن اور صفحہ دوسرے مین یہہ مسئلہ ذکر کیا ہے کہ وقت خطبہ کے جمع ہوکر کے موذن اذان کہتے ہین یہہ بدعت حسنہ ہے وما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن فقہاء کرام اس حدیث کو بدعت حسنہ مین جسکو اہل اسلام یعنی علماء متاخرین نے پسند کیا ہے جاری کر رہے ہین اور خود مولف براہین سے بہی جب یہہ بات ٹہن ٹہری کہ مسلمون سے فقط صحابہ کسطرح مراد ہون تو صفحہ ۲۲ سطر اول مین قائل ہوا کہ مراد اس سے مجتہدین ہین انتہی۔ اور ہم کہتے ہین کہ دافع مین ابہی مولف کو ایک درجہ دوسرا اوترنا چاہیئے یعنی مجتہدین فقط نہین بلکہ علماے متاخرین بہی مراد ہین چنانچہ مثال اوسکی شامی سے دیگئی پس مطلب صحیح اس حدیث کا یہہ ہے کہ ہر دورہ کے کامل مسلمان جس چیز کو پسند کرین وہ اللہ تعالے کو بہی پسند ہے اس مین صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علماء متاخرین اور عباد اللہ الصالحین سب آگئے اور بعض آدمیون نے جو انکار مولد شریف کا کیا تو اون کے قبیح کہنے سے محفل قبیح نہین ہوسکتی اسلیئے کہ مسلمان اس کے مستحب کہنے والے جماعت کثیر ہے اور جماعت کثیر مقدم ہے افراد چند پر اتبعوا السواد الاعظم

قولہ صفحہ ۲۲ سطر ۷ قلیل من عبادی الشکور **اقول** محفل مولد شریف کے مستحب کہنے والے جو بہت کثرت سے ہین تو دلیل پکڑی گئی حدیث سے کہ اتبعوا السواد الاعظم یعنی پیروی کرو جماعت بڑی کی تب منکرین یعنی موٓلف براہین اور اوسکے پیشواؤن نے یہ آیت پیش کی کہ قلیل من عبادی الشکور۔ اس دلیل پکڑنے سے منکرین کی زبانی خود معلوم ہوگیا کہ منکرین بہت قلیل ہین باقی رہی یہہ بات کہ یہہ استدلال منکرین کا صحیح ہے یا نہین ہم کہتے ہین بہت لغو ہے اسیلئے کہ معتزلی فرقہ بدعتی جو دیدار خدا تعالے کے منکرین ہین بہ نسبت اہل سنت والجماعت کے بہت قلیل کیا بلکہ اقل ہین تو چاہیئے کہ وہ منکرین دیدار اس آیت سے اپنی تائید کرکے سب اہل سنت والجماعت سے افضل ہوجاوین اور ہر شہر و قصبہ وگانو مین بھنگی اور چمار کم ہوتے ہین بہ نسبت دوسرے ذی عزت ساکنین اوس مقام کے پس اس آیتہ کریمہ کے وہ معنی سمجھکر استدلال پکڑنا سخت غلط ہے **قولہ** صفحہ ۲۲ سطر ۱۳ لوگون کا جمع ہونا کسی عبادت کیلئے اسی طور سے مشروع ہے جو شرع سے ثابت ہوچکا ہے **اقول** بانی محفل جو لوگونکو بلاتا ہے یا تو اصل غرض اوسکی یہہ ہے کہ اونکو کچھہ کھلاوے شیرینی وغیرہ کا حصہ دیجئے تو اسکو شریعت مین ضیافت کہتے ہین اگرچہ ایک پاچہ بکری کا ہو یہہ سنت ہے یا غرض یہہ ہے کہ مناقب و مدائح و معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سنیئے یہہ بہی ہم حموی شارح اشباہ سے عبارت نقل کرچکے کہ مدائح مصطفوی جہر سے جائز ہین اور عبد اللہ ابن مسعود نے اگر قصہ گو پر انکار کیا تہا مدح خوان کو نہین مسجد سے نکالا اور علامہ تفتازانی کا یہہ قول کہ ایک بال مین قوت کم ہے جب بال بہت جمع کرکے رسی بنالین گے تو وہ بہ نسبت ایک بال کے قوی ہوجائیگی ہماری مخالف نہین بلکہ ہمکو مفید ہے یعنی ایک چیز مین جو استحباب تہا بہت چیزون کے زیادہ ہونے سے مستحب ہوگیا اور خوبی زیادہ پیدا ہوگئی جیسے ایک چراغ کے روشنی کم تہی دس بیس سے اور زیادہ تجلی ہوگئی **قولہ** صفحہ ۲۳ سطر ۹۔ اگر صحیح بہی فرض کیجاوے تب بہی مدعا ثابت نہین ہوتا **اقول** صاحب انوار نے اشعار حضرت عباس کے نقل کیئے جو انہون نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑہے تہے اوس مین بیان ولادت شریف بالاجمال ہے پس موٓلف براہین نے اوّل تو بباعث کم علمی کے انکار کیا کہ یہہ روایت واہی ہے نعوذ باللہ منہا اور یہہ خبر نہین کہ علامہ زرقانی اسکو اسطرح لکہہ ہے ہین کما فی حدیث کعب ابن مالک فی الصحیح اوّل انکار کرکے پھر موٓلف ڈرا کہ صاحب انوار ساطعہ عالم ہے مبادا اسکی صحت پہونچاوے تب یہہ کلام کیا کہ اگر صحیح بہی فرض کیجاوے تب بہی مدعا ثابت نہین ہوتا ہم کہتے ہین کہ اس روایت سے اسقدر مدعا ثابت ہے کہ یہہ ذکر سنت ہے بدعت نہین ورنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ ذکر کرنے پر انکار فرماتے

جب سنت ٹھیرا تو آپ ہی فرمائیے سنت کام کے لیئے اگر آدمیون کو جمع کیا تو یہہ ثواب ہوگا یا نہین **قولہ** صفحہ ۲۳ سطر ۱۳
اگر اتفاقیہ چند آدمی کسی جاے مجتمع ہو جاوین اور کوئی شخص اون مین سے تفریح طبع و تلذذ نفس کے لیئے قصۂ ولادت وغیرہ بیان
کرے تو کیا قباحت ہے **اقول** اس فقرہ سے دین و ایمان مولف کا اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو اوس کے قلب مین ہے
سب معلوم ہو گئی حضرت کے ذکر پاک کو واسطے تلذذ نفس کے بیان کیا سب جانتے ہین کہ نفس کی بابت قرآن شریف مین آیا ہے
ان النفس لامارۃ بالسوء - اور تمام اہل اسلام دعا مانگتے ہین اعوذ باللہ من شر نفسی پس ظاہر ہے جو چیز ایسی شریر ہے اوس کی
لذت بھی قبیح چیز مین ہوگی مولف کم فہم نے بہت برا کیا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو تلذذ نفس قرار دیا اس کے
دین و ایمان پر کمال افسوس ہے اگر کوئی دیندار ہوتا یہ لکھتا کہ تازگی دین و ایمان و افزایش نور عرفان اور قوت روح و روان
کے لیئے پڑھے تو بہت اولی اور افضل ہے - اور دوسری بیہودگی اس شخص کی یہہ کہ جب اوسکو لذت نفس ہی قرار دیا تو پھر
اتفاقیہ کی کیا قید جو چیزین لذت نفس کی ہین اون مین قید اتفاقیہ کی نہین یعنی یہہ کسی نے نہین لکھا کہ اگر کوئی اتفاقاً
زبردستی کھیر چٹاوے تو جائز ہے اور آپ قصداً کھیر پکا کر کھاوے تو منع ہے - اس عقل سلیم کی کیا بات ہے **قولہ** صفحہ ۲۴
سطر ۱۵ - حال ابو الخطاب ابن وحیہ کا **اقول** جو عالم اپنے ہمعصرون مین سبقت لیجاتا ہے بہت آدمی جلکر اوسکو برا کہنے
لگتے ہین جب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر اون کے بعض ہمعصرون نے کی ہو تو پھر اور کسی کا کیا ذکر ع ہنر بچشم عداوت
بزرگتر عیبیست ۞ **قولہ** صفحہ ۲۴ سطر ۲۵ - پاخانہ اور پیشاب کی آداب کو سنت کے موافق رواج دینا بڑی بدعت کے رواج دینے سے بہتر ہے
جیسا کہ مدرسہ بنانا اور سامان فی سبیل اللہ تیار کرنا **اقول** جب مدرسون کے بنانے اور سامان فی سبیل اللہ تیار کرانے
سے پاخانہ پیشاب موافق سنت کے بہتر ہوا تو چاہیئے تم سب مدرسون کو ڈھا دو پاخانہ اور پیشاب سنت کے موافق کراتے
پھرو اور اگر تم مدرسون کو جو تمھارے خود اقرار سے بدعت حسنہ ہین نہین توڑتے ہو تو ہم محفل مولد کو کہ یہہ بھی بدعت حسنہ ہے
کیون چھوڑین **قولہ** صفحہ ۲۶ سطر ۸ - اگر تسلیم کیا جاوے تو ہم کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی زندگی مین صحابہ کو اسی طرح
تعلیم فرمایا **اقول** جبکہ آپ نے صحابہ کو اسیطرح تعلیم فرمایا السلام علیک ایہا النبی پڑھا کرو اور یہہ ارشاد نفرمایا کہ بعد وفات
میرے یہہ خطاب کرنا چھوڑ دیجیو اور نہ یہہ فرمایا کہ اگر میرے ساتھ نماز پڑھا کرو تو السلام علیک ایہا النبی پڑھا کرو اور اگر دیوار حایل
ہو جاوے یا تم سفر مین ہو مین وطن مین یا مین عرب مین ہون تم کسی اور ملک مین تو اوس صورت غیبوبت مین السلام علیک بلفظ
خطاب مت پڑھیو چنانچہ خود تمھارے قول سے ثابت ہے کہ صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین برابر السلام علیک

ایہا النبی پڑہتے تھے یہہ کسی کا بہی قول نہین کہ صحابہ جب سفر کو جاتے یا یہہ کہ اور مسلمان اوس وقت دور دراز کے رہنے
والے حالتِ حیات مصطفوی مین در صورت غیبوبت خطاب ترک کر دیتے تہے بلکہ یہی ثابت ہی کہ سب حالتِ غیوبت مین
بہی خطاب کے ساتھ سلام پڑہتے تھے پس ہم کہتے ہین کہ تعلیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ونیز عمل صحابہ سے حالتِ غیوبت مین لفظ
خطاب پایا گیا اور نیز دوسرے عمل یا محمد انی توجہت بک - کی نسبت خود موٗلف نے لکہا ہے سطر ۱۶ صفحہ ۲۶ مین کہ حالت حیات
مین آپنے اس طرح تعلیم فرمایا تھا بعد وفات اسکے موافق عمل کیا گیا اب ہم کہتے ہین کہ بعض بعض مواقع مین از روی تعلیم
رسول صلی اللہ علیہ وسلم واز روے عملدر آمد صحابہ وتابعین وعباد اللہ الصالحین حالت غیبوبت مین استعمال صیغۂ خطاب
پایا گیا لیکن یہہ فرمائیے ممانعت کس حدیث یا آیت سے ثابت ہوئی ہے کہ جو آنکہون سے غائب ہو اوسکو خطاب کرنا حرام ہے
یا شرک ہے - یہہ اعتراض صاحبِ انوار کا ہے افسوس اون کے اعتراض کا جواب بالکل نہ دار دائین بائین شائین کر کے
چند ورق سیاہ کر دیئے اور لوگون مین مشہور کیا کہ انوار ساطعہ کا جواب ہو گیا - سبحان اللہ یہہ منہہ اور مصالح اور یہہ بہی واضح
ہو کہ بعض صحابہ کے خطاب ترک کرنیسے کل صحابہ کا خطاب ترک کرنا لازم نہین آتا اور یہہ بہی خوب معلوم ہے کہ امت کو تعلیم احکام
سب صحابہ کی واسطے سے ہوئی اگر صحابہ سب بالاتفاق چھوڑ دیتے جیسے کہ براہین نے اول دعوی کیا پھر کہان سے یہہ خطاب
جاری ہوتا جو تمام ملکون مین تمام اہل سنت حنفی حنبلی وغیرہ سب عورت و مرد پڑہتے ہین السلام علیک ایہا النبی اور صاحب
انوار کا اس باب مین ایک رسالہ مبسوط مستقل ہے مسمے القول البہی فی تحقیق السلام علیک ایہا النبی - چاہیئے کہ اوس کو
دیکھکر آدمی اپنے نور ایمان کو ترقی دین اور نیز جواز خطاب یا رسول اللہ کے دلائل بارہ صفحہ مین ص۲۰۲ انوار سے انوار ساطعہ
مین لکہے ہین طالبِ حق کو بہت ضروری ہی کہ اوسکی طرف رجوع کرے ان رادین منکرین کی تحریرات پر غور نکرین یہہ تو ایک ایک
دو دو لفظ لیکر اپنا سر پیٹ رہے ہین تماشا یہہ ہے کہ وہ بہی پیش نہین چلتی ہمکو اسبات کی کمال درجہ تصدیق ہے کہ الحق
یعلو ولا یعلی - یعنی جو بات حق ہے وہی بلند ہوتی ہے پست نہین ہوتی **قولہ** صفحہ ۲۶ سطر ۱۸ - مدینہ مین قحط پڑا تو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ آپکے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو باہر لیگئے **اقول** کیا کج فہمونکی دلیل ہے یہ نسمجہا کہ قحط مین نماز
استسقا پڑہنے باہر جنگل مین جایا کرتے ہین اس لیئے حضرت عباس کو ہمراہ باہر لیگئے - بھلا اوس وقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپکا بدن مبارک اوس وقت قبہ شریف مین تھا کس طرح باہر صحرا مین لیجاتے اور صلوۃ
الحاجت جسمین یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب آتا ہے اسواسطے نہ پڑہی کہ وہ واسطے ضرورت خاصہ شخصیہ کے بہی

واسطے بلاء عامہ کی اسکے لئے نماز استسقا موضوع ہے **قوله** صفحہ ۲۶ سطر ۲۲ مولف نے اشعار نقل کئے ہیں وہ خصم پر حجت نہیں ہو سکتے اسلئے
کہ شعرا کا مدار اکثر تخیلات و توہمات پر ہوتا ہے **اقول** صاحب انوار نے صحابہ سے یا رسول اللہ کہنا بعد وفات ثابت کیا از انجملہ آپکی پھوپھی صفیہ
کا یہ شعر ہے ؎ الا یا رسول اللہ کنت رجاءنا ؛ وکنت بنا برا ولم تک جافیا ؛ ارباب انصاف خیال فرماویں کہ اس شعر میں کیا توہمات
خیالات ہیں اور اسیطرح سعدی کا شعر ؎ چہ وصفت کند سعدی ناتمام ؛ علیک الصلوٰۃ ای نبی والسلام ؛ اور اسیطرح صحابہ سے لیکر
تیرہویں صدی تک کے اشعار جسقدر صاحب انوار نے نقل کئے ہیں طالبان حق ضرور ملاحظہ فرماویں کہ اونمیں کیا توہمات ہیں اور دوسرا
الزام فاش مولف پر یہ ہے کہ فتوی الکاری میں اشعار ہی پڑہنے کا سوال تھا یہ اوسکی عبارت ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
اشعار میں مخاطب حاضر ہوں جائز ہے یا نہیں مفتیان الکاری نے ان اشعار کو ضلالت فی النار ٹھیرایا تھا بعضوں نے شرک تک کشاں
کشاں نوبت پہونچائی تھی اپنی طرف سے شاخیں لگاکر چنانچہ مولف براہین ہی اونہیں شرک والوں کا شریک ہے صاحب انوار نے اونکی اقاویل
اباطیل کو رد کیا اور نظیریں وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس صدی تک کی گذاریں تب اوسکے جواب میں مولف نے یہ باتیں بنانی شروع کیں کہ
شعرا کا مدار توہمات پر ہوتا ہے ہم کہتے ہیں اگر خطاب غائب کو کرنا شاعروں کو بھی جائز ہے کہ اونکی بنیاد توہمات پر ہوتی ہے تو پھر مدح رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو خطاب سے کیوں شرک و کفر قرار دیتے ہو خدا سے نہیں ڈرتے اور اگر فی الواقع تمہارے نزدیک خطاب غائب کو کرنا شرک ہے تو صحابہ سے لیکر تیرہویں
صدی تک عباد صالحین کے اشعار خطابیہ جو صاحب انوار نے نقل کئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب تمہارے نزدیک اسی حکم میں شریک ہو نگے
نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الفاسدۃ والاقوال الکاسدۃ **قوله** صفحہ ۲۷ سطر ۱ مولف نے لکھا ہے کہ رسول اللہ قبر میں زندہ ہیں **اقول** صاحب انوار
نے موسی علیہ السلام کا نماز پڑہنا قبر میں اور نیز یونس علیہ السلام کا لبیک کہتے ہوے حج کو جانا اور انبیاء علیہم السلام کا حاضر ہونا شب معراج واسطے اقتدا نماز
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ سب احادیث صحیح مسلم سے روایت کیا ہے اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور جلال الدین سیوطی اور مولوی اسمعیل صاحب کے
پیران پیر شاہ ولی اللہ صاحب اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما سے یہ ثبوت دیا ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں مولف براہین کی عقل کو دیکھو حدیث
پر ایمان نہ لانا اپنے بزرگوں کی بزرگوں کو رد کرنا اور اون سبکے جواب میں ایک آدمی کی عبارت عربی بنائی ہوئی پیش کرتا کیسی جہالت اور کج فہمی کی بات ہے
اعلان حضرت مولنا جلال الدین سیوطی قدس سرہ اور مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور نیز فی الحال مولنا محمد قاسم صاحب مرحوم
نانوتوی کی کتاب بہت مبسوط اثبات حیوۃ النبی میں لکھی ہے صلی اللہ علیہ وسلم اگر مولف براہین اور اوسکے ہم مذہب اپنا ایمان درست کرنا چاہیں تو ان بزرگوں
کے رسائل سے اپنے سب شکوک اور توہمات کو صاف کریں ہمکو اس مختصر میں گنجایش اون دلائل کی نہیں ہے **قوله** صفحہ ۲۷ سطر ۱۹ یہ جو مولف نے روایت
بیان کی ہے کہ حضرت کی توجہ ہر امتی کیطرف رہتی ہے محض غلط ہے **اقول** مولوی اسمعیل صاحب کے دادا پیر شاہ عبد العزیز صاحب کی تقریر جو تفسیر عزیزی
میں ہے صاحب انوار نے اوسکو نقل کیا ہے وہ یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین
من رسیدہ الی ان قال در روایات آمدہ ہر نبی را از اعمال امتیان خود مطلع می سازند کہ فلان چنان میکند و فلان چنان تا روز قیامت ادای

شہادت توان کرد انتہیٰ اور نیز نقل کی ہے صاحب انوار نے عبارت مولوی اسمٰعیل صاحب کی پیران پیر حضرت شاہ ولی اللہ کی کہ وہ فیوض الحرمین
مین لکھتے ہین ورأیتہ مستقراً علی حالتہ واحدۃ متوجہا الی الخلق یہ سب تقریرین اور اس سے بھی زیادہ نہایت تشریح سے انوار ساطعہ مین موجود ہین
طالبان حق بالقصد اوسکو ملاحظہ کرین مولف براہین نے کوئی کوئی قول لیلیا ہے اور اپنے جا بجا چھوڑ دیئے ہین اور یہ نسمجہا کہ وہ صاحب انوار
کو نہین بلکہ اپنے مقتداؤن کو رد کر رہا ہے۔ اور نیز مولف نے اُن روایتون مشعر توجہ پر صفحہ ۲۸ مین اعتراض کیا ہے کہ بعض آدمیونکو فرشتے دھکے دینگے
حضرت فرمائینگے یہ تو میرے اصحاب ہین آواز آئیگی تجکو معلوم نہین کہ انہون نے تیرے بعد کیا کیا بدعتین جاری کین پس معلوم ہوا کہ اُن بدعتیونکا
حال آپکو معلوم نہوگا انتہی کلامہ مین کہتا ہون مولف کی عقل پر ہزار حیف الیسا بی سمجہہ کیا ان دونون قسم کی احادیث مین معارضہ پیدا کیا
ہم کہتے ہین کہ دونون روایتین ٹھیک ہین یہ بھی درست ہے کہ آپکو آگی اعمال اُمت پیش کیجاتی ہین اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپکو روز قیامت کہا جائیگا
کہ تمکو کیا معلوم ہے انہون نے کیا احداث کیا اِن دونون حدیثون مین مخالفت اوسوقت لازم آوے کہ یون کہا جاوے کہ وہ اعمال اُمت پیش
کیجاتے ہی قیامت تک ایکدم بھی آپکے خیال سے نہین اُترتے اور نہ اُتر ینگے حدیث صحیح مین ہے کہ انسیٰ کما تنسون یعنی مجکو بھی سہو ہوجاتا ہے جیسا
تمکو ہوتا ہے کتاب عنایہ شرح ہدایہ مین ہے کہ آپ سے نماز مین ایک کلمہ رہگیا بعد نماز آپنے فرمایا کیا تم مین ابی ابن کعب موجود نہتا وہ بولے کہ حاضر
آپنے فرمایا تونے وہ کلمہ کیون نہ بتایا عرض کی کہ مجکو گمان تھا شاید منسوخ ہوگیا ہو تب آپنے فرمایا اگر منسوخ ہوتا تمکو خبر کردیتا دیکہو قرآن شریف
کا کلمہ قریب کا اُترا ہوا نماز مین سہو ہوگیا اعمال اصحاب کا اتنی مدت دراز کے بعد یعنی قیامت مین کہ جو کمال ہول اور طرح طرح کے ترددات
اُمت کا وقت ہے اگر بعض آدمیونکا کوئی حال اوسوقت مین سہو ہو جاوے کیا بعید ہے اس سے ہرگز لازم نہین آتا کہ آپ پر اعمال اُمت پیش نہین ہوتے
تھے جیسے نماز مین سہو ہونے سے یہ لازم نہ آیا کہ آپ پر یہہ کلمہ نازل نہوا تھا نعوذ باللہ من کل غبی وغوی اور یہ بھی محتمل ہے کہ جسطرح کلمہ نماز مین سہو
ہو کر پھر یاد آگیا اسیطرح اُن لوگون کا حال بھی بعد مین یاد آجائے قولہ صفحہ ۲۹ سطر ۲۱ شاہ ولی اللہ صاحب کو جو اس عمل کا قائل ٹھیرایا ہے وہ
بھی کذب معلوم ہوتا ہے اقول دیکہو جہالت مولف کی کہ فقط اٹکل اور تخمین سے گفتگو کرتا ہے کہتا ہے کذب معلوم ہوتا ہے سبحان اللہ جواب
کتاب کا اسیطرح لکھا کرتے ہین مناسب یہ تھا کہ یا مولف محض انکار کرتا ہم اوسصورت مین کتاب کھولکر دکھا دیتے یا یہ کہ اقرار کرلیتا کہ بیشک
یہ اونکی عبارت ہے وہ مولوی اسمٰعیل صاحب کی پیران پیر ہین مین اُن سے نہین پھرتا تسلیم کرتا ہون اور یہ جو مولف نے دوسرے مسائل لا طائل
شروع کردیئے کہ صفحہ ۲۸ مین سماع موتیٰ کا ذکر اور صفحہ ۲۹ مین تقلید شخصی کا بیان اور حضرت سلطان العارفین سیدی شیخ محی الدین
عربی قدس سرہ کی شان مین گستاخی افسوس کہ ایسے مسائل و دلائل انوار ساطعہ کچھہ سطے نہوے تھے کہ ادھر اُدھر کی اوڑان گھائی بتانے لگے
سبحان اللہ سہ تو کار زمین را نکو ساختی ✽ کہ با آسمان نیز پرداختی ✽ چونکہ مولف نے اِدھر اُدھر گریز کرنا شروع کیا۔
بنا برعلیہ دشمن کے بہاگا کر ہم بھی اپنی شمشیر آبدار قلم کو آرام دیتے ہین۔ والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ علی نبیہ وآلہ باطناً وظاہراً ✽

ماہ میلاد ربیع الاول سنہ ۱۳۰۲ ہجری نبوی

تقریظ نسخہ دلائل ساطعہ قاطعہ براہین قاطعہ

نتیجۂ افکار شریعت شعار مولوی محمد معین الدین صاحب کیفی رئیس میرٹھ مدرس اوّل غازی آباد

دین کا گلزار اور اسلام کا باغ اگر خزان کے جھونکون اور بلا کی تند ہواؤن سی محفوظ ہے تو اسکا زبردست سبب علما و فضلای اہل سنت و الجماعت کی آبیاری ہے اور نخلبند چمن شریعت اور محافظ گلشن ہدایت کا فیض جاری ہے تو بے ادب کی بدروش پودے اگتے ہی کاٹے جاتی ہین اور تعصب کے خاربن ابھرتے ہی چھانٹے جاتے ہین اللہ تعالے نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک احمد مجتبی محمد مصطفی رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبین عباد صالحین کو وہ ہمت کاملہ عطا فرمائی کہ دشمنان دین کی دست برد سے دولت اسلام بچائی ورنہ مسلمانون کی وہ نعمت عظمی جو آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کی مصداق ہے شیطان سیرت انسان صورت کٹیرون نے کب کی غارت کردی ہوتی اور پیکر انسانیت پر پیراین شیطنت پہنکر رضیت لکم الاسلام دینا کی حقارت کردی ہوتی سے بچگئے وہابیون کے مکر سے اہل سنن کام تھا یہ حفظ کا تیرے ہی رب ذو المنن ۞ اللہ تعالی نے بھٹکے ہوؤن کی راہ دکھانیکو بہکے ہوؤن کے منزل تک پہونچانے کو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھیجکر بندون پر احسان کیا آخر کار پیغمبر مختار حبیب خاص رسول باختصاص فخر عرب و فخر عجم صلی اللہ علیہ وسلم کو بفحوای وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین عام والا مقام نبیون کا نبی بلند اقتدار اور تمام عالی خیام رسولون کا رسول ذی وقار تجویز فرما کر مژدہ بالمؤمنین رؤف الرحیم سناتے ہوئے آخر زمانہ مین ابد الاباد کے لیئے ہجدہ ہزار عالم پر بھیجدیا جسکے نبوت عظیمہ و رسالت فخیمہ کی شہادت صادقہ شجر و حجر جن و بشر ملک و حور وحش و طیور حتی کہ اوثان و اصنام نے دی اور منادی غیب نے شرق سی غرب جنوب سی شمال تحت سی فوق تک شش جہات مین اور کل کائنات مین ندا صدقت یا رسول اللہ بلند کی گو بفحوای یہدی من یشاء و یضل من یشاء ازلی ضال و ابدی جہال ابو لہب نظیر و ابی جہل مثال قعر ضلالت مین غرق رہے اور طریق ہدایت سے لغزش رہے لیکن بحکم من یہدی اللہ فلا مضل لہ جو توحید الٰہی کے مائل اور تمہید رسالت پناہی کے قائل ہو چکے تھے حامیان دین کی حمایت اور ہادیان بالیقین کی ہدایت سے اپنے معتقدات مستحسنات پر قائم ہین اور قائم رہین گے اور انشاء اللہ تعالے دائم رہین گے ۔ انانیت والی نفسانیت کی آگ بھڑکا کر حسد کے شعلون مین آپ ہی جل بھن کر خاک ہو جائین گے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کے جان نثار اور قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کے دلفگار حبیب خدا اشرف انبیا کی بدولت فقد فاز فوزا عظیما کی رو سی دلی مرادین روحی تمنائین پائین گے ۔ کیون نہین اونکی عبادات مالی اور طاعات بدنی ہین انبیا و اولیا و اصدقا و شہدا و اتقیا و اصفیا مومنین مومنات مسلمین مسلمات سہیم اور سب اون کے دعاگوی رحیم و مدعا جوی کریم ہین حضرت رب الافلاک طفیل حبیب پاک حسنات سی محظوظ سیئات سے محفوظ رکھے ۔ مولانا و بالفضل اولانا صدر نشین مقام رفیع جناب مولوی محمد عبد السمیع صاحب کو جنہون نے اس چودہوین صدی مین ہی تالیف منیف انوار ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ

سے حسنات و برکات خیرات و صدقات کی راہ نکالی جسکی لمعان پر ضیا کی چمک نے غیر مقلدان شپرہ چشم کی بینائی کو چوندھیا یا
اور جسکی مضامین بے ریا کی کھٹک نے دہابیان کور باطن کی بیخ و بنیاد تو بیخ کھود ڈالی - ایک غیر مقلد ناہنجار ملقب مولوی
نام عبد الجبار نے ڈھونڈھ ڈھانڈ ٹٹول ٹٹال کر دو جزو کی کتاب بمضامین خستہ و بعبارات خراب البراہین القاطعہ فی رد انوار ساطعہ
نام برعکس نہند نام زنگی کافور کی تصدیق تمام لکھہ لایا اور نا سمجھہ کی سمجھہ میں یہہ آیا کہ تردید انوار ساطعہ سے بڑے بڑے محققین
فاضل اور عارفین کامل جنکی قدمون کے نیچے اور پانؤن کے اوپر عام غیر مقلدین اور تمام وہابین آنکھین بچھائے اور سر جھکائے ہوئے ہین
سب کے سب مرتد ہوجائینگے اور اوسکی نسبت بدرگاہ رب العزت بہزار التجا بد دعا فرمائینگے - ایسا شخص باطن ہی کا نہین
ظاہر کی آنکھون کا بھی اندھا ہی کہا جائیگا اور ع کس نیا موخت علم تیر از من ✽ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد ✽ اوسپر صادق آئیگا
آنکھون مین نور اور دلمین سرور ہوتا تو اوسکو اپنے مقتداؤن کا لحاظ اور پیشواؤن کا ادب ضرور ہوتا - لیکن مولائے کریم نے اپنی عباد
فخیم کی توہین پر اوسے سزائے بدی کردار دی - ایک اپنے عبد صالح و بندۂ مومن کی طبیعت نیک طویت القطاع براہین قاطعہ
پر اوبھاردی ✽ مولوی محمد شفیع صاحب رامپوری نام تخلص کو بحق حرمت شافع یوم نشور عدوی مبین کے مقابلہ مین منصور کیا
اونھون نے یہہ رسالہ دلائل ساطعہ قاطعہ براہین قاطعہ نام مسطور کیا جسکو بالتحقیق الطال باطل و احقاق حق معروف ہونے کا
استحقاق ہے اور جو بالتصدیق جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا کا مصداق ہے - اللہ تعالے شانہ حضرت
مولانا محمد عبد السمیع صاحب جیسے کامل اکمل و عالم باعمل کو صلاح و فلاح کے ساتھہ دنیا مین عمر نوح اور عقبےٰ مین جنت کے فتوح
عطا فرمائے اور جناب مولوی محمد شفیع صاحب کو بھی مرتبت قربت پر پہنچاوے دلشیعوران شعار شریعت و طرفداران طریق
طریقت کو تعریف معرفت و تحقیق حقیقت عنایت کرے اور فریق بادیہ پیمائے ضلالت و غریق دریائے جہالت کو تعظیم عظام و
تکریم کرام کی ہدایت کرے - آمین آمین ہزار آمین - اور بلکہ لاکھہ بار آمین - فقط تمام شد

کتبہ محمد محسن عفی عنہ
۲۸-۱۲-۸۶

باہتمام منشی عبد اللہ خان ولد بھورے خان خزانچی جناب الٰہی بخش صاحب خان بہادر مرحوم و مغفور
مطبع چمن ہند واقع میرٹھ مین منشی علاء الدین خان کی سعی بلیغ سے مطبوع ہوئی